رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

"انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشآء" "عسٰی ان یبعثک ربک مقامًا محمودًا"

اللہ اکبر

الفضل

روزنامہ قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام مینیجر روزنامہ "الفضل" ہو

شرح چندہ: سالانہ للعہ — ششماہی ۔ ۸ عہ — سہ ماہی ۔ ۴ ؎ — ماہانہ ۔ ۱۲ / عہ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ بیرون ہند للعہ

جلد ۲۳ | مورخہ ۶ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ | یوم شنبہ | مطابق ۲۷ جون ۱۹۳۶ء | نمبر ۳۰۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو گلے کی شکایت بدستور ہے۔ اور انتڑیوں میں بھی تکلیف ہے۔ احباب بالالتزام حضور کی صحت کے لئے دُعا فرماتے رہیں۔

نیز سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور صاحبزادی امتہ القیوم صاحبہ کی صحت کے لئے بھی دُعا فرمائیں ؛

آج ساڑھے دس بجے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مقامی لجنہ اماء اللہ کے جلسہ میں تقریر فرمائی۔ اور مستورات کو دستکاری سیکھنے۔ اور اپنے ہاتھوں سے کام کرنے کی نصیحت فرمائی ؛

نظارت دعوت و تبلیغ نے مولانا غلام رسول صاحب راجیکی مہاشہ محمد عمر صاحب اور ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب موگا کو جام پور ضلع ڈیرہ غازیخاں اور مولوی دل محمد صاحب کو سرگودہا سلسلہ تبلیغ بھیجا ہے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنے بھائی کا عیب بیان کرنے سے پہلے چالیس دن اس کیلئے دعا کرو

"قرآن کریم کی یہ تعلیم ہرگز نہیں ہے۔ کہ عیب دیکھ کر اسے پھیلاؤ۔ اور دوسروں سے تذکرہ کرتے پھرو۔ بلکہ وہ فرماتا ہے۔ تواصوا بالصبر وتواصوا بالمرحمہ کہ وہ صبر اور رحم سے نصیحت کرتے ہیں۔ مرحمہ یہی ہے۔ کہ دوسرے کے عیب دیکھ کر اسے نصیحت کی جائے۔ اور اس کے لئے دُعا بھی کی جائے۔ دُعا میں بڑی تاثیر ہے۔ اور وہ شخص بہت ہی قابل افسوس ہے۔ کہ ایک کے عیب کو بیان تو سو مرتبہ کرتا ہے۔ لیکن دُعا ایک مرتبہ بھی نہیں کرتا۔ عیب کسی کا اس وقت بیان کرنا چاہیئے جب پہلے کم از کم چالیس دن اس کے لئے رو رو کر دُعا کی ہو۔ سعدی نے کہا ہے۔ خدا داند و بپوشد ہمسایہ نداند و خروشد۔ خدا تو جان کر پردہ پوشی کرتا ہے۔ مگر ہمسایہ کو علم نہیں ہوتا۔ اور شور کرتا پھرتا ہے۔ خدا کا نام ستار ہے۔ تمہیں چاہیئے۔ کہ تخلقوا باخلاق اللہ بنو۔ ہمارا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ عیب کے حامی بنو۔ بلکہ یہ کہ اشاعت اور غیبت نہ کرو۔ کیونکہ کتاب اللہ میں جیسا آگیا ہے۔ تو یہ گناہ ہے۔ کہ اس کی اشاعت اور غیبت کیجائے۔ شیخ سعدی کے دو شاگرد تھے۔ ایک ان میں سے حقائق و معارف بیان کیا کرتا تھا۔ اور دوسرا جلا بھنا کرتا تھا۔ آخر پہلے نے سعدی سے بیان کیا۔ کہ جب میں کچھ بیان کرتا ہوں۔ تو دوسرا جلتا ہے۔ اور حسد کرتا ہے۔ شیخ نے جواب دیا۔ کہ ایک نے راہ دوزخ کی اختیار کی۔ کہ حسد کیا۔ اور تو نے غیبت کی۔ غرضکہ یہ سلسلہ چل نہیں سکتا۔ جب تک رحم دعا۔ ستاری اور مرحمہ آپس میں نہ ہوگا"

جس قبرستان میں پہلے احمدی اپنے مردے دفن کرتے رہے ہیں وہاں اب بھی دفن کرنے کا انہیں حق ہے

قادیان کے اس قبرستان میں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کی ملکیت ہے۔ اور جس میں شروع سے احمدی اپنے مردے دفن کرتے چلے آئے ہیں۔ احرار نے کچھ عرصہ سے مزاحمت کرنے کا فتنہ شروع کر رکھا ہے۔ اس کے متعلق ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور نے خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ جماعت احمدیہ کو ملاقات کے لئے بلایا۔ اور جب جناب خانصاحب نے ۲۴ر جون کو ڈلہوزی جا کر ملاقات کی۔ تو انہیں گورنمنٹ آف پنجاب کی ایک چٹھی کا حوالہ دیتے ہوئے جو اسی معاملہ کے متعلق تھی۔ بتایا گیا کہ حکومت یہ تسلیم کرتی ہے۔ کہ جس قبرستان میں احمدی اپنے مردے دفن کرتے رہے ہیں وہاں آئندہ بھی انہیں حق ہے۔ کہ اپنے مردے دفن کریں۔ اس میں اگر کوئی مزاحمت کرے گا۔ تو وہ زیر دفعہ ۲۹۷ گرفتار کیا جائے گا۔ اور حکومت اس پر مقدمہ چلائے گی۔ البتہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ عدالت دیوانی میں چارہ جوئی کر سکتا ہے

گویا حکومت پنجاب کو یہ تسلیم ہے۔ کہ جس قبرستان میں بھی آج تک کوئی احمدی دفن کیا گیا ہے۔ وہاں آئندہ بھی احمدی اپنے مردے دفن کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ اور اگر کوئی اس میں مزاحم ہو۔ تو از روئے قانون وہ قابل گرفت ہوگا۔ اور اس کے خلاف مقدمہ چلایا جائے گا۔

احرار کی طرف سے احمدیوں کے مردے دفن کرنے میں مزاحمت اختیار کر کے جو فتنہ کھڑا کیا جا رہا تھا۔ اور جو قادیان کے علاوہ بعض اور مقامات میں بھی رونما ہو چکا ہے حکومت پنجاب نے اس کے متعلق صحیح اطلاع دی ہے۔ وہ اس کی پوری صفائی پیش کرتی ہے۔ اور اس بارے میں اب ہمیں گورنمنٹ سے کوئی شکایت نہیں ہے۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ تمام صوبہ کے ذمہ دار حکام کو اس سے مطلع کر دیا گیا ہوگا اور وہ اسے پیش نظر رکھیں گے۔ قادیان میں ہمیں اس کا نمایاں اثر نظر آ رہا ہے۔ چنانچہ آج ۲۵ر جون کو محلہ مسجد اقصےٰ کے ایک احمدی مہرالدین صاحب درزی کی لڑکی فوت ہو گئی۔ اور پولیس کو اطلاع دینے کے بعد جب میت قبرستان میں لے گئے۔ تو وہاں کوئی احراری مزاحمت کرنے والا موجود نہ تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ احرار کو اطلاع پہونچ چکی ہے۔ کہ اگر انہوں نے اب مزاحمت کی۔ تو وہ قانون کی زد میں آجائیں گے۔

دارالشکر کمیٹی کے متعلق ضروری اعلان

سیکرٹری صاحب کمیٹی دارالشکر کی طرف سے نظارت ہذا میں رپورٹ پہونچی ہے کہ اس وقت تک صرف اسّی حصوں کا روپیہ وصول ہو چکا ہے۔ احباب کو معلوم ہے۔ کہ اس کمیٹی کی بنیاد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریک جدید کے ایک مطالبہ کی بناء پر رکھی گئی تھی۔ اور اس کمیٹی کے قیام کو عمل میں لاتے ہوئے یہ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ اس کمیٹی میں کم از کم ایک سَو بیس حصے لینے والے ہونے چاہئیں۔ لیکن جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ ابھی تک یہ تعداد پوری نہیں ہوئی۔ یہ حالت بہت افسوسناک اور قابل تعجب ہے۔

چاہئے تو یہ تھا۔ کہ احباب اس موقعہ سے پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے جلد سے جلد اس تحریک میں شریک ہو کر ایک طرف تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خوشنودی حاصل کرتے۔ اور دوسری طرف سلسلہ کے مرکز کی مضبوطی کے قیام میں شریک ہوتے۔ تیسرے ان کے لئے دارالامان میں اپنے مکان تیار ہو جاتے۔ کونسا احمدی ہے۔ جس کی یہ دلی خواہش نہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس کی رہائش کے لئے قادیان میں سامان مہیا فرمائے۔ لیکن اس کے باوجود اس وقت تک مطلوبہ حصوں کا پورا نہ ہونا حیرت کا موجب ہے۔

اب اس اعلان کے ذریعہ احباب کی فوری توجہ اس طرف منعطف کرائی جاتی ہے۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ جماعت کے مخلصین اس طرف فوراً متوجہ ہوں گے۔ اور قادیان میں مکان بنا سکنے کے اس سنہری موقعہ کو ضائع نہیں ہونے دیں گے۔

اس موقع پر اس امر کا ذکر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ کمیٹی دارالشکر میں بعض دوست صرف اس وجہ سے شرکت سے محروم رہے تھے۔ کہ ان کے لئے مبلغ پچیس روپیہ ماہوار کی رقم ادا کرنا اور اس کمیٹی کے بعض قواعد کی پابندی کرنا اپنے حالات کے لحاظ سے بہت مشکل تھا۔ ایسے احباب کی مشکل کا حل اس کمیٹی کے قیام سے کیا جا چکا ہے۔ اس میں شریک ہونے والے احباب کو صرف مبلغ دس روپیہ ماہوار کی رقم بطور قسط ادا کرنی ہوگی۔ اور ایسے دوست بھی اس تحریک میں شریک ہو سکتے ہیں۔ جو پہلے سے قادیان میں اپنے لئے سکنی زمین خرید چکے ہیں لیکن سرمایہ جمع نہ ہو سکنے کی وجہ سے مکان اپنی زمین پر تعمیر نہیں کر سکتے۔

آخر میں مَیں صرف یہ ایزاد کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اب جبکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت سب احمدی احباب اپنے اپنے مقام پر حضور کی تحریک جدید کے مطالبات کو دوہرانے میں مشغول ہوں گے۔ میری آواز رائگاں نہیں جائے گی۔ اور احباب اس طرف فوری اور پوری توجہ کریں گے۔

(ناظر امور عامہ۔ قادیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۶ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ

حکومتِ برطانیہ کی پالیسی اٹلی اور فلسطین کے متعلق

حال میں حکومتِ برطانیہ نے طاقتور کے سامنے جھک کر ذلت اختیار کرنے۔ اور کمزور کو دبا کر رعونت کا مظاہرہ کرنے کی جو افسوسناک مثال پیش کی ہے۔ وہ برطانیہ کی عزت اور وقار کے صریح خلاف اور اس کی سابقہ روایاتِ عدل و انصاف کے قطعاً منافی ہے۔ حبشہ پر اٹلی کے ظالمانہ حملہ کے خلاف جمعیۃ الاقوام نے بڑے لیت و لعل کے بعد کچھ تعزیری قیود نافذ کی تھیں۔ اور برطانیہ ان قیود پر زور دینے میں سب سے پیش پیش تھا۔ لیکن اٹلی نے ان قیود کی پرِ پشہ جتنی بھی پروا نہ کی۔ اور آخر اس نے حبشہ پر تسلط جما لیا۔ اور حبشہ کا شہنشاہ گرتا پڑتا دادخواہی کے لئے لنڈن پہنچا۔ برطانوی پارلیمنٹ نے اس کی دادرسی کے لئے جو صورت اختیار کی۔ وہ یہ ہے۔ کہ وزیرِ خارجہ نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ:۔

"جس مقصد کے لئے تعزیری قیود عائد کی گئی تھیں۔ وہ حاصل نہیں ہو سکا۔ اٹلی کی فوجی مہم کامیاب رہی ہے۔ حبشہ کے دارالحکومت پر اطالوی فوج کا قبضہ ہے۔ اور شہنشاہ حبشہ کی سلطنت کے کسی حصہ پر بھی حکومت نہیں اس لئے یہ توقع نہیں کی جا سکتی۔ کہ اگر تعزیری قیود جاری رکھی جائیں۔ تو حکومتِ حبشہ کو استحکام میسر آ سکتا ہے بیرونی طور پر فوجی حملے کے سوا اور کسی ذریعہ سے یہ بات حاصل نہیں ہو سکتی مگر جہاں تک میرا علم اور یقین ہے۔ کوئی گورنمنٹ اور یقینی طور پر حکومتِ برطانیہ یہ اقدام کرنے کو تیار نہیں اندریں حالات میں نے وزیرِ خارجہ کی حیثیت میں یہ مشورہ دینا اپنا فرض سمجھا کہ اٹلی پر دباؤ ڈالنے کی غرض سے تعزیری قیود کا سلسلہ جاری رکھنا عبث اور بے سود ہے"

گویا اٹلی نے چونکہ ان قیود کی جن کا نفاذ حکومتِ برطانیہ کے نزدیک عدل و انصاف کے لئے ضروری تھا۔ کوئی پروا نہیں کی۔ اور حبشہ کی حکومت کو پورے طور پر ہڑپ کر چکا ہے۔ اس لئے حکومتِ برطانیہ اس کے خلاف نہ صرف کوئی اور مؤثر کارروائی کرنے کی حامی نہیں۔ بلکہ سابقہ تعزیرات کو بھی اٹھا کر اٹلی سے دوستانہ روابط کی تجدید کرنے کی خواہشمند ہے۔

اٹلی کے متعلق حکومتِ برطانیہ کی یہ پالیسی اس درجہ ندامت آفریں ہے۔ کہ پارلیمنٹ میں اس پر نکتہ چینی کے دوران میں کہا گیا۔ "یہ تقریر حد درجہ افسوسناک ہے۔ اور بالکل ڈکٹیٹرانہ حیثیت رکھتی ہے لاکھوں آدمی اس تقریر کو سن کر ندامت اور حیرت کا اظہار کریں گے۔ گزشتہ پانچ سال میں حکومت کی خارجہ حکمتِ عملی تباہ کن رہی ہے۔ اور موجودہ طرزِ عمل حد درجہ قابلِ نفرت۔ اور ملک کی تاریخ میں سب سے بڑی غداری کے مترادف ہے"

اس کے علاوہ اور بھی بہت کچھ کہا گیا۔ حتے کہ حکومت کے خلاف عدمِ اعتماد کا ووٹ پیش کرنے کا نوٹس دے دیا گیا ایں ہم غنیمت است۔ کہ موجودہ حکومت برطانیہ میں نہیں۔ تو برطانیہ میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو ظالم کے آگے جھکنے۔ اور اس کے آگے ہتھیار ڈال دینے کو ناپسند کرتے ہیں۔ لیکن انہی ایام کا یہ واقعہ اس لحاظ سے بھی نہایت ہی افسوسناک ہے۔ کہ فلسطین کے بے کس و بے بس باشندوں کی مظلومیت اور ستم رسیدگی کا کسی کو احساس تک نہیں ہے۔ اور حکومت برطانیہ نے فلسطین کے متعلق جس پالیسی کا اعلان کیا ہے۔ اس کی کسی حلقہ کی طرف سے کوئی قابلِ ذکر مخالفت نہیں کی گئی۔

دارالعوام میں فلسطین کی موجودہ صورت حالات پر بحث کرتے ہوئے حکومت کی طرف سے کہا گیا۔ کہ:۔

"حکومتِ برطانیہ نے فلسطین میں ایک رائل کمیشن کی ترسیل کا عزم کر لیا ہے۔ مگر یہ کمیشن اسی وقت بھیجا جائے گا۔ جبکہ فلسطین میں مکمل طور پر امن قائم ہو جائے اور تشدد کے واقعات قطعی طور پر مفقود ہو جائیں۔ حکومت تشدد اور بمباری سے ہرگز متاثر نہیں ہو سکتی۔ اور تشدد کے واقعات کا قلع قمع کرنے کے بعد رائل کمیشن بھیجا جائے گا۔ اس کمیشن کا یہ کام ہوگا۔ کہ شورش کے وجوہ دریافت کرنے کے علاوہ عربوں یا یہودیوں کی شکایات کو سنے۔ اور ان کے متعلق مفصل رپورٹ پیش کرے"

اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا گیا۔ کہ:۔

"یہودیوں کی عمر بھر یہ خواہش چلی آ رہی ہے۔ کہ فلسطین میں اپنا قومی گھر بنائیں۔ اور لارڈ بالفور کے اعلان کے مطابق حکومتِ برطانیہ مجبور ہے۔ کہ ان کی اس خواہش کو پورا کرنے کی سعی کرے۔ اس وقت فریقین (عربوں اور یہودیوں) میں ہیجان و اضطراب طاری ہے۔ عرب اس خوف و ہراس کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ یہودی لوگ کامل طور پر ملک پر غالب آ جائیں گے۔ اور ہمارے آباء و اجداد کا گھر ہمارے ہاتھ سے ہمیشہ کے لئے نکل جائے گا۔ یا فلسطین میں ہماری نسل منقطع ہو جائے گی۔

یہودیوں کو یہ ڈر ہے۔ کہ وہ عظیم الشان تعمیری کام جو انہوں نے فلسطین میں شروع کر رکھا ہے۔ ادھورا رہ جائے گا۔ اور قومی گھر۔ اور تمام دنیا کے یہودیوں کے مرکز کی سکیم جس کے لئے وہ مدت سے کوشاں ہیں مکمل نہ ہو سکے گی۔ انہیں احساس ہے کہ عرب لوگ ہمیں بیک بینی و دو گوش نکالنے پر تلے ہوئے ہیں"

حکومت کی اس پالیسی کی تائید کرتے ہوئے مسٹر لائڈ جارج نے کہا۔

"عربوں کا مطالبہ یہ ہے۔ کہ حکومت انگلستان اپنے مواعید کے ورق کو چیر کر ردی کی ٹوکری میں پھینک دے۔ اور فلسطین سے انتداب کا خاتمہ کر دے مگر انگلستان کی کوئی حکومت اس کے لئے تیار نہیں"

اول تو سوال یہ ہے۔ کہ فلسطین کے متعلق یہود سے کوئی معاہدہ کرنے کا حکومت انگلستان کو حق ہی کیا تھا۔ اور اس نے یہود کو قومی گھر بنا کر دینے کا ٹھیکہ ہی کیوں لیا۔ جبکہ فلسطین ایک آباد ملک تھا۔ پھر اہلِ فلسطین سے بھی تو برطانیہ نے کچھ وعدے کئے تھے۔ اور انہی وعدوں پر اعتماد کر کے فلسطین کے عربوں نے ترکوں سے غداری کی۔ اور برطانیہ کا ساتھ دیا تھا۔ پھر ان وعدوں کے ورق کو کیوں چیر کر ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا گیا ہے۔ کیا اہل فلسطین سے یہ نہیں کہا گیا تھا۔ کہ انہیں ایک ایسی آزاد حکومت قائم کرنے کی اجازت دے دی جائے گی۔ جو فلسطین سے لے کر شام تک۔ اور شرق اردن اور عراق سے لے کر یمن تک پھیلی ہوئی ہوگی۔ مگر کیا اس وعدہ کی تکمیل کا کبھی خیال بھی آیا۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ اہلِ فلسطین کی بے کسی اور بے بسی یہ سب کچھ کرا رہی ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ مظلوم کی آہ خالی نہیں جاتی۔ اس کی قبولیت کے سامان جلد یا بدیر آسمان سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور جب وہ پیدا ہو جائیں۔ تو دنیا کی کوئی طاقت ان کے سامنے ٹھہر نہیں سکتی۔

حکومت برطانیہ کو اپنی قوت اور طاقت کا مظاہرہ کر کے اہلِ فلسطین کی مظلومیت میں اضافہ نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ حق و انصاف کو پیشِ نظر رکھ کر اور اپنی سابقہ روایات کا خیال کر کے فلسطین پر یہود کو مسلط کرنے سے باز رہنا چاہیئے۔ کیونکہ یہود وہ قوم ہے۔ جسے یورپ کی بڑی سے بڑی حکومتیں دور باش کہتی ہیں۔ اور اس کی نقصان رسانیوں سے پناہ مانگتی ہیں پھر بیچارے فلسطین کے لوگ کیوں اس سے خوف زدہ نہ ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوّت اور غیر مبائعین

مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بار بار نبی لکھا

(۳)

اب میں مولوی محمد علی صاحب کی سابقہ تحریرات سے بتاتا ہوں۔ کہ آیا مولوی صاحب نے ہمیشہ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صرف محدث مانا ہے۔ یا آپ کی زندگی میں آپ کے سامنے آپؑ کو نبی اور رسول کہتے رہے ہیں۔ مگر اب اس عقیدہ میں تغیر اور تبدیلی کر لی۔

مولوی صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں۔

”تجدید کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی سنّت قدیمہ سے اس کے متعلق کیا چلی آئی ہے۔ انبیاء کی تاریخ کو پڑھ کر صاف پتہ چلتا ہے۔ کہ تجدید اس طرح سے ہوتی ہے۔ اور یہی سنت خدا تعالیٰ کی قدیم سے چلی آئی ہے۔ کہ جب کبھی وہ زمین کو شرک اور فساد سے پُر دیکھتا ہے۔ اور گناہوں کا سیلاب دنیا پر پھر جاتا ہے۔ اور دنیا کے لوگ بکلی مردار دنیا پر گر جاتے ہیں اور بے باکی اور شوخی سے ارتکاب معاصی کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے ایک خاص بندے کو چن لیتا ہے۔ اور اس کو ہر طرح کی آلائشوں سے پاک رکھکر دُنیا کی اصلاح کے لئے مامور فرماتا ہے۔ اور اپنے کلام سے اس کو مشرف کرتا ہے۔ اور اپنے چمکتے ہوئے نشان اُسے دیتا ہے۔ تاکہ وُہ لوگوں کو راہِ ہدایت پر لائے۔ پس ایسا انسان خدا تعالیٰ کے تازہ بتازہ نشان لوگوں کو دکھاتا ہے۔ اور اس طرح پر ان کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کے تصرف تام اور اس کے علم اور طاقت کے متعلق ایک زندہ یقین پیدا کرتا ہے۔ جس کا نام ایمان ہے۔ یہی وہ نعمت ہے۔ جس کو پا کر انسان ہر ایک قسم کے معاصی سے بچ سکتا ہے۔ اور یہی وہ دولت ہے۔ جس کے کھوئے جانے سے انسان اللہ تعالیٰ سے الگ ہو کر شیطان کے تسلط میں آجاتا ہے۔ پس جب تک دلوں میں یہ زندہ ایمان پیدا نہ ہو۔ اس وقت تک ارتکاب معاصی سے نفرت اور بیزاری بھی پیدا نہیں ہوتی۔ یہی تجدید دین و ایمان ہے۔ کیونکہ اس سے پہلے ایمان دلوں سے سلب ہو چکا ہوتا ہے۔ اور خواہ زبانوں پر خدا کا نام ہو بھی۔ تو بھی دلوں میں نہ اس کی ہستی کا یقین تام ہوتا ہے۔ اور نہ ہی اس کی عظمت اور جلال کا نشان ہوتا ہے۔ جو شخص تاریخ انبیاء پر نظر غائر ڈالیگا۔ وہ دیکھ لیگا۔ کہ ہمیشہ سے یونہی تجدید دین ہوتی چلی آئی ہے۔ اور یہ کام ہمیشہ سے انبیاء کرتے چلے آئے ہیں انسانوں کو حقیقی نیکی اور پاکیزگی کی راہوں پر چلانا۔ یہ فخر اسی قوم کو حاصل رہا ہے۔

اس اخیر زمانہ کے لئے تجدید دین کے واسطے بھی اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا تھا۔ کہ وہ عظیم الشان ضلالت کے وقت میں جو اخیر زمانہ میں ظہور میں آنے والی ہے اپنے ایک نبی کو دُنیا کی اصلاح کے لئے مامور کرے گا۔ اور اس کا نام مسیح موعود ہوگا۔ سو ایسا ہی ہوا۔“ (ریویو جلد ۵ ۶ـــ)

یہ الفاظ پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ویسا ہی نبی تسلیم کرتے تھے۔ جیسا کہ دوسرے انبیاء کو جو اللہ تعالیٰ کی ”سُنت قدیمہ“ کے ماتحت آئے۔

پھر مولوی صاحب غور سے پڑھیں کہ انہوں نے خود ایک وقت یوں لکھا تھا:۔

”خدا تعالیٰ کا قانونِ مستمر اور سنتِ جاریہ جو صحیح مذہبی تاریخ سے ثابت ہوتے ہیں۔ اس طرح پر واقع ہوئے ہیں۔ کہ جب کبھی دنیا میں سخت ایمانی ضعف چھا جاتا ہے۔ اور دُنیا کے مذہبوں میں ایسی طاقت و تاثیر اور قوتِ جذب اور اعجاز و معجزہ نمائی اور زوردار براہین نہیں رہتیں۔ تو اس وقت خدا تعالیٰ کمال فضل اور رحم سے کسی نبی کو مبعوث فرماتا ہے۔ کہ جس کے مقدمِ خیر سے مذہبِ حقہ میں نئی زندگی کی رُوح نفوذ پاتی ہے۔ اور مرجھائے ہوئے نخلِ ایمان پھر ترو تازہ ہو جاتے ہیں“۔ (ریویو جلد ۶ ۷ـــ)

یعنی گمراہی کے وقت اللہ تعالیٰ کا نبی مبعوث کرنا اس کا قانون مستمر ہے۔

پھر ساتھ ہی یہ بھی لکھا:۔

”اسی قانون کے مطابق اللہ تعالیٰ مختلف زمانوں کے اندر مختلف ممالک میں انبیاء نازل فرماتا رہا ہے۔ پھر جب مسیح سے چھ سو برس بعد عیسائی دین پر اسی قسم کی موت وارد ہوئی۔ جس کو تیرہ سو برس کا عرصہ گذر چکا ہے۔ تو اس وقت خدا تعالیٰ نے حضرت سرورِ کائنات خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ پھر اسی قانون اور ان تمام پیشگوئیوں کے مطابق جو قریبًا ہر مذہب میں پائی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اپنے موعود مسیح کو قادیان میں نازل فرمایا ہے جس کا نامِ نامی حضرت میرزا غلام احمد صاحب ہے۔“ (ریویو جلد ۵ ۵ـــ) پس قانون الٰہی جو مستمر ہے۔ اس کے مطابق مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی تسلیم کیا۔

اس کے علاوہ مولوی صاحب نے بار بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی تحریروں میں مدعیٔ نبوّت لکھا ہے۔ مثلاً آپ فرماتے ہیں:۔

”آپ (خواجہ غلام الثقلین) کا یہ خواہش کرنا کہ میں آپ سے استفادہ کا خواہشمند ہوں۔ ایک بے ہودہ خواہش ہے۔ اور اصولِ مناظرہ کے خلاف۔ استفادہ کی خواہش تو آپ کو کرنی چاہئے تھی۔ کیونکہ آپ ایک ”مدعیٔ نبوّت“ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے خلاف میدان میں نکلے ہیں۔“ (ریویو جلد ۵ ۱۱ـــ)

ایک دوسری جگہ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

”ڈوئی پر طرح طرح کی تباہیاں لانے اور پھر انجام کار اسے غایت درجہ کے دکھ اور حسرتوں کے ساتھ ہلاک کرنے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فیصلہ کو ظاہر فرمایا ہے۔ جس کی اطلاع اس نے اپنے مرسل کو کئی سال پہلے دی تھی۔ یہ وہ خدائی فیصلہ ہے۔ جو خدا کے ایک سچے مرسل اور مامور کو ایک کذاب اور مفتری سے الگ کرتا ہے۔ اور صادق اور کاذب مدعی نبوت میں فرق کر دکھلاتا ہے۔“ (ریویو جلد ۶ ۱۴ـــ)

اگر ان دونوں عبارتوں کو جن میں مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ”مدعیٔ نبوت“ قرار دیا ہے۔ مولوی صاحب کی مندرجہ ذیل تحریر سے ملائیں۔ تو واضح ہو جائیگا کہ اختلاف کی تاریخ سے قبل مولوی صاحب واقعی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یقینی طور پر نبی تسلیم کرتے تھے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

”جب ہم کسی شخص کو ”مدعی نبوت“ کہیں گے۔ تو اس سے مراد یہ ہوگی کہ وہ صرف نبوّت کا مدعی ہے۔ یا بالفاظ دیگر کامل نبوّت کا مدعی ہے۔“ (النبوۃ فی الاسلام صـــ ۲۸۹)

”مدعی نبوّت“ کے الفاظ سے اگر یہ مراد نہ لی جائے۔ تو اور کچھ مراد لی جاسکتی ہی نہیں۔ کیونکہ اس طرح بار بار کسی محدث کو مدعی نبوت کہنا ہرگز ہرگز مولوی صاحب کی کسی تحریر سے ثابت نہیں۔ پس مولوی صاحب کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بار بار بغیر کسی خاص مجازی تعریف کے ”مدعیٔ نبوت“ کہنا یقینًا انہی معنوں میں تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فی الواقع میں ایک نبی اور رسول ہیں۔ چنانچہ آپ دوسری جگہ فرماتے ہیں۔ ”پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا تھا۔ کہ ڈوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں بڑے بڑے دکھ اٹھا کر اور بڑی بڑی حسرتوں کیساتھ ہلاک ہو جائیگا۔ پیشگوئی کے یہ لفظ تھے۔ کہ وہ میری آنکھوں کے سامنے اور میرے دیکھتے دیکھتے حسرت اور دکھ کیساتھ اس دنیا کو چھوڑ جائیگا۔ یہ ایسے لفظ ہیں جنکے نہ کوئی دوسرے معنے ہو سکتے ہیں۔ اور نہ ہی وہ کسی شرح کے محتاج ہیں۔ یہ الفاظ ایسے وقت میں شائع کئے گئے تھے جب ڈوئی کی عروج کا ستارہ اوج پر تھا۔ اور یہ وہم بھی نہ ہو سکتا تھا

کہ وُہ ایسا ذلیل ہو جائے گا۔ ہاں اس کے انجام سے سوائے عالم الغیب خدا کے کوئی واقف نہ تھا۔ اور اس نے جیسا کہ وعدہ فرمایا۔ کہ لا یظہر علےٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول اپنے ایک برگزیدہ رسول پر اس انجام کو ظاہر فرمایا۔ اور یہ بھی بتا دیا۔ کہ وُہ خدا کے سچے مرسل کے سامنے ہلاک ہوگا"۔

(ریویو۔ جلد ۶۔ صفحہ)

ان الفاظ میں مولوی صاحب نے قرآنی آیت سے استدلال کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو برگزیدہ رسول قرار دیا۔

پھر ایک جگہ لکھتے ہیں:۔

"ہم خدا تعالےٰ سے دُعا کرتے ہیں۔ کہ جلد وُہ زمانہ آئے۔ کہ ہمارے ہندو بھائیوں کے دلوں پر سے پردے اٹھ جائیں۔ اور ان کو اپنی مذہبی غلطیوں پر بصیرت اور معرفت حاصل ہو جائے۔ اور ان کے سینے اس سچائی کو قبول کرنے کے لئے کھل جائیں۔ جو دینِ اسلام تعلیم دیتا ہے۔ ہم اس بات کو مانتے ہیں۔ کہ آخری زمانہ میں ایک اوتار کے ظہور کے متعلق جو وعدہ انہیں دیا گیا۔ وُہ خدا کی طرف سے تھا۔ اور اس کو ہندوستان کے مقدس نبی میرزا غلام احمد قادیانی کے وجود میں خدا تعالےٰ نے پُورا کر دکھایا"۔

(ریویو جلد ۳ نمبر ۱)

ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"آہ! عجیب حالت ہے۔ ایک طرف تو یہ لوگ ہیں۔ جو اس بات پر زور دے رہے ہیں۔ کہ مذہبی فرائض کی ادائیگی کو پیسہ کمانے کے لئے بالکل ترک کر دینا چاہیئے اور دُوسری طرف خدا کا برگزیدہ رسول ہے جو اس شخص کو اپنے ساتھیوں میں نہیں سمجھتا۔ جو دین کو دُنیا پر مقدم نہیں رکھتا"۔

(ریویو جلد ۴۔ نمبر ۲)

ان کے علاوہ اور کئی تحریریں ہیں جن میں مولوی صاحب نے نہایت وضاحت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے رسول۔ نبی۔ پیغمبر اور مدعیِ رسالت وغیرہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔ خلاصہ مضمون یہ کہ اللہ تعالےٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی اور رسول قرار دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود اپنے آپ کو نبی اور رسول سمجھتے ہیں۔ آج تک کے سب اولیاء امت میں سے صرف آپ اپنے آپ کو اس لقب کا مستحق قرار دیتے ہیں اور مولوی محمد علی صاحب بھی اپنی سابقہ تحریرات میں نہایت وضاحت سے آپ کی نبوت و رسالت کا اظہار کرتے ہیں۔ پس آپ یقیناً نبی اور رسول ہیں۔ اور کسی مومن کے لئے شک کرنے کی ہرگز ہرگز گنجائش نہیں ؛

اگر مولوی صاحب ان روشن دلائل کے ہوتے ہُوئے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اب نبی اور رسول ماننے کے لئے طیار نہیں۔ بلکہ صرف محدث تسلیم کرتے ہیں۔ تو کوئی ایسا محدث پیش کریں:۔

(۱) جسے اللہ تعالےٰ نے بار بار نبی اور رسول کے الفاظ سے خطاب کیا ہو۔

(۲) وُہ خود بھی اپنی نبوت اور رسالت کے دعوے کو علے الاعلان بکرات و مرات لوگوں کے سامنے پیش کرے ؛

(۳) اور اس کے ماننے والے اسے نبی اور رسول ثابت کرنے کی ویسی ہی کوشش کرتے ہوں۔ جیسے مولوی صاحب نے سابق زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی و رسول ثابت کرنے کے لئے کی ؛

اگر وُہ کوئی ایک بھی ایسی نظیر پیش کر سکیں۔ تو ہم مولوی صاحب کو حق پر سمجھ لیں گے۔ ورنہ وُہ یقین رکھیں۔ کہ صداقت چھپ نہیں سکتی ؛

(خاکسار خادم سلسلہ محمد صادق عفی عنہ مبلغ)

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے ایک صحابی

چوہدری مولابخش صاحب مرحوم کے مختصر حالات زندگی

میرے والد چودھری مولابخش صاحب مرحوم نمبردار و پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ چک نمبر ۳۵ - جنوبی ضلع سرگودہ کی وفات ۱۴ - مارچ ۱۹۳۶ء کو ہوئی۔ اور مرحوم ۱۶ - مارچ ۱۹۳۶ء کو مقبرہ بہشتی میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے جنازہ پڑھانے کے بعد صحابہ کے قطعہ میں مدفون ہُوئے۔ مرحوم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستِ مبارک پر ۱۹۰۵ء میں بیعت کی تھی۔ آپ اچانک گھوڑی سے گرنے کی وجہ سے فوت ہوئے۔ آپ نہایت پُرجوش اور مخلص احمدی تھے۔ آپ کی وجہ سے ہی چک ھذا میں جماعت احمدیہ قائم ہوئی آپ اللہ تعالےٰ کی بہت عبادت کرتے۔ ہر ایک کام میں خدا تعالےٰ سے مدد طلب کرتے۔ آپ کے مخالفوں نے ہر طرح آپ کی مخالفت میں زور لگایا۔ مگر خدا تعالےٰ نے آپ کو ہمیشہ ان پر فاتح اور ممتاز رکھا آپ کے صاف اور سچا مسلمان ہونے کا ہر ایک کو اعتراف ہے۔ مرحوم نے اپنی تمام عمر میں دیہاتی زندگی بسر کرتے۔ اور انواع و اقسام کے شدید سے شدید واقعات ہوتے ہُوئے بھی کبھی کسی پر مقدمہ دائر نہیں کیا۔ اور نہ کبھی کوئی خلاف واقعہ گواہی دی۔ ہمیشہ عفو اور درگزر سے کام لیتے فرمایا کرتے۔ مومن ہوشیار ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو اپنا بوجھ خود اٹھانا چاہیئے۔ اور خدا تعالےٰ سے نصرت طلب کرتے رہنا چاہیئے۔ اوائل قبولِ احمدیت میں ایک فرقہ جو پیر شاہیوں کے نام سے موسوم تھا۔ اور جس کا ہیڈ کوارٹر بھی چک تھا۔ اس کا آپ کو مقابلہ کرنا پڑا۔ یہ لوگ اپنے پیر کی ہدایت کے مطابق ہمیشہ منشیات میں مخمور رہتے۔ اور اپنی صداقت کی یہ دلیل دیتے۔ کہ سن بھی ۱۳۳۵ھ ہے۔ اور چک بھی ۳۵ - اور مربعہ نمبر بھی ۳۵ ہے کہ جس مربعہ میں ہم نے بھنگ خانہ بنایا ہُوا ہے۔ وُہ لوگ کہا کرتے۔ کہ ہمارا پیر امام مہدی ہے۔

والد صاحب نے ان لوگوں کی خلافِ اسلام تعلیم کو دیکھ کر احمدیت کا ایک سچا خادم ہونے کی حیثیت سے ان کو سمجھایا۔ مگر یہ لوگ باز نہ آئے۔ اور طرح طرح کے فواحش میں ترقی کرتے گئے۔ آخر آپ نے ان لوگوں کے لئے بہت دُعا کی۔ اور آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتایا گیا۔ کہ یہ لوگ سب گر جائیں گے۔ اور تو ترقی کریگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور یہ لوگ بالکل ذلیل ہو گئے ؛

آپ نے اپنے پیچھے چار لڑکے اور چھ لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان سب کا حامی و ناصر ہو۔ اور ہر ایک کو خادم دین بنائے ؛

تعلیم کا آپ کو بہت شوق تھا۔ اسی وجہ سے آپ نے خاص کوشش۔ اور اپنے خرچ سے ایک گرلز سکول چک ھذا میں جاری کرایا۔ اور اپنی تمام اولاد کو دینی و دُنیوی تعلیم دلائی۔ قرضہ سے بہت ڈرتے اور غالباً یہ اسی کا نتیجہ تھا۔ کہ ساری عمر خدا تعالےٰ نے آپ کو مقروض ہونے سے بچائے رکھا آپ نے کافی جائداد اپنی زندگی میں پیدا کی۔ مگر کوئی ناجائز ذریعہ باوجود گاؤں کا نمبردار ہونے کے اختیار نہیں کیا رسوماتِ بد سے بہت بچتے۔ اور بیاہ شادیوں کے مواقع پر خصوصیت سے رسُوم سے بچنے کی کوشش کرتے۔ آپ ہمیشہ بُری مجالس سے پرہیز کرتے۔ اور لوگوں کو نصیحت کرتے کہ یہی ناجائز باتیں تمہارے تنزل کا باعث ہیں۔ ہمیشہ دُعا فرماتے۔ کہ یا اللہ دُنیا اژدہا ہے۔ اس سے مجھ کو اور میری اولاد کو بچا ؛ ٭

٭ دُعا بلند آواز سے عموماً رات کے وقت کرتے۔ آپ کی خواہش تھی۔ کہ کسی طرح میری اور میرے خاندان کی قادیان میں بود و باش ہو جائے۔ اسی سبب سے آپ نے قادیان میں نزد ریلوے اسٹیشن ایک مکان تعمیر کرایا۔ مگر جب واپس قادیان سے گھر آئے۔ تو بعض مجبوریوں کی وجہ سے فوراً یہاں کی سکونت ترک نہ کر سکے۔ تین چار سال کا عرصہ گزرنے کے بعد عاجز کے نام نمبرداری کا سربراہ ہونے کی درخواست گزار دی۔ تاکہ خود فارغ ہو کر معہ عیال و اطفال دارالامان میں زندگی بسر کریں۔ مگر اسی دوران میں آپ کی وفات ہو گئی۔ وفات کے وقت ۵۶ سال عمر تھی۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

فلسطین میں آجکل کیا ہو رہا ہے

(الفضل کے خاص نامہ نگار مقیم حیفا کے قلم سے)

حضرت مسیحؑ سے یہود کا سلوک

قریباً دو ہزار سال ہوئے۔ جب حضرت مریم صدیقہ کا جگر گوشہ۔ خداوند عالم کا فرستادہ حضرت مسیحؑ ظاہر ہوا۔ اس نے دلی تڑپ اور جوش کے ساتھ اپنی قوم کو دعوتِ حق دی۔ مگر فقیہوں اور فریسیوں کی رعونت ان کو خاطر میں نہ لائی۔ انہوں نے ازراہ تکبر و نخوت پیامِ الٰہی کو ٹھکرا دیا۔ ان کی جھوٹی شیخت اور دنیوی وجاہت بزبانِ حال کہنے لگی کون ہے؟ یہ غیر معروف شخص۔ بے زر اور بے در۔ بے کسی کی تصویر اور عجز و مسکنت کا نمونہ۔ مگر علمائے ملت اور مشائخ زمانہ کو دعوتِ اطاعت دینے کی جرأت کرتا ہے کیا یہ نہیں جانتا۔ کہ اس کی تو ولادت بھی ہمارے خیال میں قابلِ اعتراض ہے اکابر قوم نے اس کی ہر بات کو ہنسی میں اڑایا۔ اور ہر رنگ میں اس کی تحقیر و توہین کے درپے ہو گئے۔ آخر سازش کر کے یہ طے کیا۔ کہ آؤ اسے حکومت کا باغی ظاہر کریں۔ تا رومی گورنمنٹ کے کل پرزے حرکت میں آ کر اس کو پیس ڈالیں آہ! وہ لوگ کتنے سنگدل تھے۔ اور کیسے ظالم۔ انہیں نہ مریم صدیقہ کا پاس تھا نہ قوم کا لحاظ۔ نہ حکومت کا خوف تھا۔ نہ خدا کا ڈر۔ حضرت مسیحؑ اور ان کے معدودے چند حواریوں کی ایذا رسانیاں ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ انہوں نے قیصرِ روم کی دُہائی سے آسمان سر پر اٹھا لیا۔ حتےٰ کہ پیلاطوس نے ان کے شور و غوغا سے ڈر کر بے گناہ اور معصوم، مملکت روحانیت کے شہزادہ حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیب پر لٹکا دیا۔

یہود کے متعلق خدا تعالےٰ کا فیصلہ

یہ دیکھ کر یہود فرطِ مسرت سے پھولے نہ سمائے۔ اور اس مظلوم شہزادہ کے متعلقین غم و ہراس میں مبتلا۔ یہود نے کہا۔ ہم نے اس کو ذلیل کر دیا۔ اور اس کا نام ہمیشہ کے لئے دنیا سے مٹا دیا۔ حواری خاموش تھے۔ کیونکہ دنیا کی ساری طاقتیں ان کے خلاف تھیں۔ اور طاغوتی قوتیں ان سے برسرِ پیکار۔

زمین لرز گئی۔ اور آسمان کانپ گیا۔ خداوند خدا نے کہا۔ ہم یہود کے چیلنج کو منظور کرتے ہیں۔ اور آج سے ہر قسم کی ذلت رسوائی اور نکبت یہود نامسعود کے حصہ میں لکھ دی گئی۔ جس کو یہ مٹانا چاہتے تھے۔ اسے تو ہم نے صلیب سے زندہ اتار کر حیاتِ ابدی بخشی ہے اور اس کے دشمنوں کے حق میں ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ وباؤ وا بغضب من اللہ کا ابدی فیصلہ جاری کرتے ہیں۔

تاریخ شاہد ہے۔ کہ اس واقعہ ہائلہ کے بعد یہود کبھی برسرِ اقتدار نہیں ہوئے اور کونو اقردۃً خاسئین کے ماتحت ان کی زنجیر ہمیشہ اغیار کے ہاتھ میں رہی۔ جس طرح کسی نے چاہا انہیں نچایا۔ وہ الزام جو مریم صدیقہ پر لگایا گیا۔ اور حضرت مسیح علیہ السلام کو اس کا نتیجہ قرار دیا گیا۔ آج یہود کی ساری قوم میں واقعہ بن کر جاری و ساری ہے۔ اور دیوثی ان کی ہر رگ و پے میں سرایت کر چکی ہے۔ سچ ہے۔ خدا کے پاک بندوں پر الزام لگانا اچھا پھل نہیں لاتا۔

پس یہ قدرت کا انتقام ہے۔ جس کا خمیازہ آج تک یہود بھگت رہے ہیں۔ اور ایک طوق ہے ابدی لعنت کا جو ہمیشہ کے لئے ان کے گلے میں ڈالا گیا ہے۔

گورنمنٹ برطانیہ کی یہود نوازی

باوجود ان واضح حقائق اور روشن وقائع کے آج کل گورنمنٹ فلسطین یہود کو جوق در جوق یہاں لا رہی ہے۔ وہ فلسطین کو یہود کا مستقل وطن بنا دینے پر تلی ہوئی ہے۔ مگر کیا وہ کامیاب ہو سکے گی؟ اور یہودی واقعی ارضِ فلسطین کے واحد مالک و اجارہ دار بن جائیں گے یہ سوال ہے۔ جو آجکل اہلِ فلسطین کی توجہات کا مرکز بن رہا ہے۔ اور ان کی تمام سرگرمیاں اسی محور کے گرد چکر لگا رہی ہیں۔ عرب باشندے ایک سیکنڈ کے لئے بھی اس "کھاشاہی" کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور وہ جب بھی موقعہ پائیں گے۔ تمام یہود کو بیک بینی و دو گوش فلسطین کی حدود سے باہر کر دیں گے۔ یہ تو دور کی بات ہے۔ مگر آج کل ہر طرح کی بے سرو سامانی کے باوجود نہایت دلیری اور قوت کے ساتھ حکومت سے مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ کہ فلسطین میں یہود کی آمد یک قلم موقوف کر دی جائے۔ کیونکہ یہود ایک مالدار قوم ہے۔ اس نے عربوں کی بہترین املاک خرید لیں۔ اور زمین کے زرخیز ترین خطے روز بروز عربوں کے ہاتھوں سے نکل کر اس کے قبضے میں جانے لگے ہیں۔

فسادات کا نتیجہ

آخر فسادات کا ایک لمبا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اس ضمن میں آج تک جو حالات رونما ہوئے۔ ان کا مختصر نقشہ حسب ذیل ہے:۔

١۔ فلسطین بھر میں عربوں نے عام ہڑتال کر دی۔ جو روز بروز سخت سے سخت تر ہو رہی ہے۔ اور آج (۱۸ جون) اکسٹھواں دن ہے۔ مگر یہ حرکت مضبوط سے مضبوط تر نظر آتی ہے۔ حال ہی میں حکومت نے بڑے بڑے شہروں کے ہڑتالی زعماء کو بلا کر فہمائش کی۔ کہ وہ ہڑتال چھوڑ دیں۔ ورنہ بصورت دیگر مالی چٹیاں اور قید و بند کی سختیاں جھیلنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ مگر جب انہوں نے ہر قسم کی مشکلات کو بخوشی برداشت کر لینے پر مستعدی کا اظہار کیا۔ تو حکومت اپنا سا منہ لے کے رہ گئی۔ یہ بھی افواہ ہے۔ کہ حکومت جبراً دوکانیں کھلوانے کی تجویز کر رہی ہے اس پر دوکاندار اپنی دوکانوں کا سامان اپنے گھروں میں منتقل کر رہے ہیں۔ تاکہ اگر جبراً دوکانیں کھول بھی دی جائیں۔ تو ہڑتال پر کوئی اثر نہ پڑے۔

۲۔ چلتی موٹروں اور لاریوں پر بم پھینکے گئے۔ جس سے کئی مرے۔ اور کئی زخمی ہوئے۔ کئی موٹریں اور لاریاں جل گئیں۔

۳۔ ٹیلیگراف اور ٹیلیفون کی تاریں کاٹ دی گئیں۔ اور مختلف جگہوں سے ریل کی پٹڑی اکھاڑ دی گئی۔ ریلوے لائنوں پر کے پُل ڈائنامیٹ سے اڑا دیئے گئے۔ اور آمد و رفت کے ذرائع خراب کر دیئے گئے۔

۴۔ بے شمار کھلیان نذر آتش کر دیئے گئے۔ اور فصلیں جلا دی گئیں۔

۵۔ ہزارہا پھلدار اور قیمتی درخت کاٹ دیئے گئے۔ اور اس طرح حکومت اور یہود کی برسوں کی محنت بیک لحظہ خاک میں ملا دی گئی۔

۶۔ بے شمار لوگ جتھہ بندی کر کے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر پہاڑیوں میں چلے گئے۔ اور جب بھی موقعہ ملا۔ تھانوں۔ جیلوں۔ پولیس چوکیوں چنگی خانوں اور یہودی مستعمرات پر حملہ کر کے تباہی اور بربادی برپا کر دی۔ عموماً رات کو اور بعض اوقات دن کو بھی ان عرب جتھوں اور فوجی سپاہ میں بارہا زد و بد و جنگ ہو چکی ہے۔ جس کے نتیجہ میں فریقین یکساں قربانیاں دیتے رہے۔

۷۔ بازاروں میں کیل نصب کر کے پولیس کی لاریوں کو پنکچر کر کے بیکار کر دیا گیا۔ شہروں میں میونسپلٹی کے صفائی کرنے والوں کی ہڑتال نے تو ناک میں دم کر رکھا ہے

۸۔ فلسطین بھر میں تعاونی کمیٹیاں مقرر ہو چکی ہیں۔ جو "اللجنۃ العربیۃ العلیا" کے ماتحت کام کر رہی ہیں۔ ممبران بلدیات بھی مکمل ہڑتال کئے ہوئے ہیں۔ اس ضمن میں خلیل کا دلچسپ واقعہ قابلِ ذکر ہے جس کی مختصر روئداد جو اخبارات میں شائع ہوئی یہ ہے۔ کہ ایک سرکاری افسر بلدیہ کے معائنہ کے لئے خلیل پہونچا۔ مگر دفتر بند پایا۔ اس پر اس نے نائب صدر بلدیہ کو بلا کر دفتر کھولنے کے لئے کہا۔ اس نے جواب دیا۔ کمیٹی تو اہل شہر کی ملکیت ہے۔ اور انہوں نے ہڑتال کر رکھی ہے۔ اس لئے میں دفتر نہیں کھول سکتا۔ افسر نے چابیاں طلب کیں۔ تو جواب ملا۔ کہ وہ بھی اہلِ شہر کے قبضہ میں ہیں۔ اور اگر آپ کو ایسا ہی شوق ہے۔ تو کواڑ توڑ کر اندر داخل ہو جایئے۔

آخر افسر صاحب واپس تشریف لے گئے۔

۹۔ جیسا کہ اوپر بیان ہؤا۔ عربوں اور پولیس میں بارہا تصادم ہو چکا ہے نیز عربوں اور یہودیوں میں بھی کئی دفعہ بندوقوں اور پستولوں سے مقابلہ ہو چکا ہے۔ جس کے نتیجہ میں فریقین کے کئی آدمی کھیت رہے ہیں اب پس ماندگان کے لئے تمام فلسطین میں کمال فیاضی سے روپیہ جمع کیا جا رہا ہے اور ہمسایہ اقوام بھی اہل فلسطین کو ہر جائز امداد دے رہی ہیں۔

(۱۰) عربوں کی خانہ تلاشیوں میں فوجی سپاہیوں کا رویہ نہایت ہی غیر شریفانہ اور شرمناک رہا ہے۔ اور اس امر پر وہ فوٹو شاہد ہیں جو تلاشی کے وقت لئے گئے۔ اور اخبارات میں شائع ہوئے۔ اثاثہ بیت کو بہت بری طرح پامال کیا گیا اور جیسا کہ اخبارات سے ظاہر ہے۔ جو نقد مال ملا پولیس اور فوج بغیر ڈکار لئے ہضم کر گئی۔

(۱۱) عدالتوں کا رویہ بھی نہایت ہی اندوہناک ہے ایک ہی جرم میں یہودی کو تیس قرش اور عرب کو تین سو قرش جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔ یہ رویہ عربوں کے لئے جلتی آگ پر تیل کا کام دے رہا ہے اور اشتعال بڑھ رہا ہے۔

(۱۲) عرب زمینداروں نے مالیہ ادا کرنے سے صاف انکار کر دیا ہے۔ اور تحصیلداروں کو گاؤں سے نکال دیا ہے۔

(۱۳) زعمائے عرب کو شہر بدر کر دیا گیا ہے۔ مگر پھر بھی فسادات کا وہی عالم ہے بلکہ ہیجان اور بھی بڑھ گیا ہے۔ حکومت نے تقریباً تمام شہروں میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر رکھا ہے۔

(۱۴) متعدد دیہات کے نمبرداروں نے حکومت میں استعفے داخل کر دئے ہیں۔

(۱۵) عرب عورتیں مردوں کے پہلو بہ پہلو ہر قسم کی جدوجہد میں حصہ لے رہی ہیں اور چندہ جمع کر رہی ہیں۔

(۱۶) تمام مدارس دو ماہ سے بند ہیں نہ حوادث فلسطین میں کمی آتی ہے نہ وہ کھلتے ہیں۔

(۱۷) حکومت نے متعدد اخبارات کو حکماً بند کر دیا ہے۔ کیونکہ ان میں حکومت کے موجودہ رویہ پر سخت نکتہ چینی کی جاتی ہے مگر وہ اجازت ملنے پر پھر وہی پالیسی جاری رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت کو اپنی پوزیشن صاف کرنے کے لئے ایک خاص اخبار جاری کرنا پڑا ہے۔ جو مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔

(۱۸) عرب اور انگریزی پولیس میں بھی تعلقات کشیدہ ہو چکے ہیں۔ عربی پولیس نے انگریزی پولیس سے مل کر کام کرنے سے انکار کر دیا۔ اور حکومت سے بعض مطالبات کئے اور کئی دن تک ہڑتال کئے رکھی۔ میں نے دو ماہ کے اہم کوائف کا جو فلسطین میں رونما ہوئے مختصراً ذکر کر دیا ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ آج کل فلسطین کن حالات میں سے گذر رہا ہے۔ حکومت کی تمام تدابیر کے باوجود حالات رو باصلاح نہیں ہوئے۔ بلکہ ع

"مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی"

یہود کی فلسطین سے واپسی

یہود سہمے ہوئے ہیں۔ اور فلسطین سے ہجرت کر رہے ہیں۔ چنانچہ ذیل میں اخبار فلسطین کے شائع کردہ اعداد و شمار سے ان کی درآمد و برآمد کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ یہ صرف دو دن کے اعداد و شمار ہیں

سٹیمر تل ابیب میں ۵۰ یہودی داخل فلسطین ہوئے اور اسی جہاز میں ۲۵۰ کس یہود فلسطین سے ہجرت کر گئے۔

سٹیمر ہارسیلون میں ۲۶ یہودی وارد فلسطین ہوئے اور اسی جہاز میں ۱۵۰ یہودی فلسطین سے ہجرت کر گئے۔

سٹیمر جالیلی میں ۶۸ یہودی وارد فلسطین ہوئے اور اسی جہاز میں ۴۰۰ یہودی فلسطین سے ہجرت کر گئے۔

سٹیمر مارکو پولو میں ۰ ۱ یہودی وارد فلسطین ہوئے اور اسی جہاز میں ۱۲۰ یہودی فلسطین سے ہجرت کر گئے۔

سٹیمر رمالی میں ۸ یہودی وارد فلسطین ہوئے اور اسی جہاز میں ۴۰ یہودی فلسطین سے ہجرت کر گئے۔

گویا صرف دو دن میں ۱۶۲ یہودی فلسطین میں پہنچے اور ۹۶۰ یہاں سے الٹے پاؤں پھر گئے۔ اگر چندے یہی حالت رہی تو اغلب ہے کہ یہودیوں کی آمد بالکل بند ہو جائے گی۔ بلکہ ان کو یہاں سے نکلنا پڑے گا۔ پس درحقیقت حکومت فلسطین یہود کو یہاں لا کر ان پر احسان نہیں بلکہ ظلم کر رہی ہے۔ ابھی تو عرب ہتھے ہیں اور انہوں نے حکومت اور یہود دونوں کا ناطقہ بند کر رکھا ہے۔ اگر ان میں ذرہ بھی طاقت آگئی۔ تو یہاں یہود کا نام و نشان تک باقی نہیں رہے گا۔

یہود کے فلسطین میں بسنے کی ایک ہی صورت ہے کہ وہ عرب باشندوں اور عرب تاجداروں سے سمجھوتہ کر کے یہاں آئیں نہ کہ انگریزی حکومت کے بل بوتے پر یا پھر اپنے گناہوں سے سچی توبہ کر کے ان انبیاء پر ایمان لے آئیں جن کے منکر ہیں۔ اور حقیقۃً یہی صورت بہترین ہے۔ ورنہ قدرت کا انتقام اسی طرح ان پر عرصہ حیات تنگ کئے رکھے گا۔

ایک احمدی خاتون کا مبشّر رویاء

ذیل میں ایک احمدی خاتون کا جو خواب درج کیا جاتا ہے۔ اس کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ بہت مبارک خواب ہے۔

۱۱ر مئی۔ آخری روز ختم ہونے کے بعد میری اہلیہ نے خواب میں دیکھا۔ کہ نہایت خوشگوار موسم ہے۔ نیلی نیلی روشنی ہے۔ جو بہت خوبصورت اور دلفریب معلوم ہوتی ہے آسمان پر اور ہوا کے کرہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مختلف قطعات کی شکل میں لکھے ہوئے ہیں۔ ہماری ہمسایہ آمنہ بی بی کہتی ہے۔ یہ کلمات نمایاں طور پر آج ہی لکھے گئے ہیں۔ ان کو دیکھتے دیکھتے ایک مسجد بن گئی۔ جو آسمان سے لٹک رہی تھی۔ اور بہت اونچی تھی۔ نہایت خوبصورت سنگ مرمر کی صاف شفاف اور چمکدار اس وقت مجھے خوشی محسوس ہوئی۔ کہ یہ نظارہ میری پھوپھی صاحبہ بھی جو غیر احمدی ہیں دیکھ رہی ہوں گی۔ یہ انسانی اختیار کی باتیں نہیں۔ بلکہ ان میں صاف خدا کا ہاتھ معلوم ہو سکتا ہے۔

پھر ایسا محسوس ہؤا۔ کہ گویا ہم سب احمدیوں نے نفلی روزہ رکھا ہؤا ہے۔ اور لنگر جاری ہے۔ جہاں افطاری کا انتظام ہے۔ میں آمنہ سے افطاری کے متعلق گفتگو کر رہی ہوں۔ کہ مسجد نیچے آنی شروع ہو گئی۔ وہ ایک کشتی کی طرح ہوا میں تیر رہی ہے اور تمام روزہ دار احمدی (مرد اور عورتیں) اس میں بیٹھ گئے ہیں۔ اس کے بعد یہ کشتی یعنی سنگ مرمر کی مسجد اور زیادہ نیچے آنی شروع ہوئی۔ اور میں خیال کر رہی ہوں کہ نیچے کافر ہیں جو کنوئیں میں پڑے معلوم ہوتے ہیں۔ اور ان کو یہ مسجد پیس ڈالے گی جب یہ نیچے جا چکی تو پھر اوپر اٹھنی شروع ہو گئی۔ اور زمین کے ایک کنارے کے ساتھ جا لگی۔ جہاں ہم اتر پڑے۔ پھر میں نے دیکھا کہ ہم ایک سڑک پر کھڑے ہیں۔ اور گھروں کو جا رہے ہیں۔

(خاکسار:۔ غلام رسول از سرگودہا)

سامانہ میں احرار کی شرارتیں

سامانہ میں احرار کی فتنہ پردازی اور بدزبانی بڑھ رہی ہے۔ "اصلاح المسلمین" کے پردہ میں احراری پروگرام کو پورا کیا جا رہا ہے۔ سب سے حیرت انگیز بات یہ ہے کہ مجلس احرار کے سب کارکن یا تو گورنمنٹ کے پنشنر ہیں یا سرکاری ملازم۔ اکیلے دوکیلے احمدیوں کو طرح طرح کی دھمکیاں دیتے ہیں۔ جلسوں میں روکاوٹ ڈالتے اور شرارت کرتے ہیں مگر جماعت احمدیہ اپنے پیارے امام کے حکم کے ماتحت صبر سے کام لے رہی ہے۔ اور احرار کے تظالم کو خوشی سے برداشت کر رہی ہے اور کرتی رہے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان لوگوں کی آنکھیں کھولے اور اس نور کو شناخت کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے۔ (خاکسار:۔ جمیل الرحمن سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ سامانہ)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

نشر و اشاعت کے متعلق احباب کا اہم فرض

از جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ

تحریک جدید کی برکات میں سے ایک برکت وہ احساس بھی ہے۔ جو جماعت احمدیہ کے افراد کے قلوب میں نشر و اشاعت کی ضرورت کے متعلق شدت سے پیدا ہو رہا ہے۔ گو اس میں ہماری طرف سے ابھی بہت خامیاں ہیں۔ جن کو ہمیں پورا کرنا چاہیئے۔ مخالفین سلسلہ میدان مناظرات میں بری طرح شکست کھا کر اب اس بات پر آ گئے ہیں۔ کہ اخباروں اشتہاروں ٹریکٹوں اور کتابوں کے ذریعہ سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کو جا بیجا بدنام کریں۔ اور گزشتہ تین سال میں ہمارے خلاف جھوٹ بہتان اور فحش سے بھرا ہوا گندہ لٹریچر اس کثرت سے شائع کیا گیا ہے۔ کہ میں اپنے آپکو اس کا مقابلہ کرنے سے عاجز پا کر بعض اوقات کرسی پر بیٹھے بیٹھے یوں محسوس کرتا ہوں کہ قوتوں پر گویا فالج سا گر رہا ہے۔ اور دل پہلو سے کہیں غائب ہو رہا ہے۔ میں اپنی اس حالت کے بیان کرنے میں ذرہ بھر مبالغہ سے کام نہیں لے رہا۔ احباب قطعاً تصور میں بھی نہیں لا سکتے۔ کہ ہمارے خلاف چار دانگ عالم میں کیا کچھ گند اچھالا جا رہا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ آپ میں سے بھی بعض نے کوئی ایک آدھ کتاب یا رسالہ ایسا پڑھا ہو۔ اور اپنے دل میں بیقراری محسوس کی ہو۔ لیکن اس شخص کی کیا حالت ہو سکتی ہے۔ جسے روزانہ مخالفانہ اخبارات پڑھنے پڑتے ہوں۔ اور جس کے پاس چاروں طرف سے نئے سے نئے اشتہار اور ٹریکٹ نئی سے نئی تصنیفات پہونچتی ہوں۔ اور اس سے یہ مطالبہ کیا جا رہا ہو۔ کہ اس کا جواب دینا بھی ضروری ہے اور اس کا بھی۔ میرا اور احباب کا یہی وہ مشترکہ احساس تھا۔ کہ جس نے مجھے نشر و اشاعت کی توسیع کی غرض سے مجلس مشاورت میں اپنا کشکول لے کر کھڑا کیا۔ اور احباب سے درخواست کی۔ کہ وہ اس کو مضبوط کریں۔ اور یہی وہ احساس تھا۔ جو آئے دن کارکنان تصنیف سے مطالبے کرتا رہا۔ کہ مفت اشاعت کی خاطر کتابوں کو ارزاں کیا جائے۔ اور اب الحمد للہ کہ ان کی طرف سے اعلان ہونے لگے ہیں۔ کہ مفت اشاعت کی خاطر قیمتیں کم کر دی گئی ہیں۔ میرا یہ احساس اپنی جدوجہد کی ادھوری کامیابی کی وجہ سے بھی کم نہیں ہوا بلکہ اور بھی شدت سے بڑھ رہا ہے۔ کیونکہ مخالفانہ تحریکات اپنے زوروں پر ہیں۔ گذشتہ دنوں لکھنؤ میں مجھے جانے کا اتفاق ہوا۔ اور میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ کہ پروفیسر برنی کی کتاب "قادیانی مذہب" کا چوتھا ایڈیشن بھی شائع ہو چکا ہے۔ اور اب کی دفعہ وہ ضخامت میں تین گنے بڑی ہے۔ اور اس کا نکاس اس سرعت کے ساتھ ہو رہا ہے کہ پانچواں ایڈیشن زیر طباعت ہے۔ مگر اس کے بالمقابل ہماری طرف سے اجمیری صاحب کے جواب "ہمارا مذہب" کا پہلا ایڈیشن بھی ابھی ختم نہیں ہوا۔ محمد عثمان صاحب لکھنوی مجھے اس کتاب کی توسیع کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حال میں لکھتے ہیں۔ کہ ابھی تک لوگوں کو یہ علم بھی نہیں ہوا کہ "ہمارا مذہب" "قادیانی مذہب" کا جواب ہے۔ اور یہ کہ ایک جج جو آجکل کشمیر میں ہیں۔ اور "قادیانی مذہب" کے مداح ہیں انہیں یہ معلوم کر کے تعجب ہوا۔ کہ اس کا جواب بھی ہماری طرف سے شائع ہو چکا ہے جس پر مولوی صاحب موصوف نے ایک نسخہ انہیں پڑھنے کے لئے بھیجا۔

غرض محض یہ "احساس کہ" یہ بھی ہونا چاہیئے اور وہ بھی ہونا چاہیئے" کبھی فائدہ نہیں دے سکتا۔ جب تک احباب عملاً ان لوگوں کی مدد نہ کریں گے۔ جن کے ذمہ مخالفانہ تحریکوں کا مقابلہ کرنے کا فرض عائد کیا گیا ہے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ یا ناظر تالیف و تصنیف کیا کریں۔ جبکہ باوجود وعدہ کرنے یا عہدہ سے عمدہ وسائل اور ذرائع نشر و اشاعت کے بہم پہنچانے کے بھی احباب خود ان سے فائدہ اٹھانے کے لئے حرکت نہ کریں۔ کتنی بار حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرما چکے ہیں۔ کہ نشر و اشاعت کے ماتحت جب تک ٹریکٹوں کی تقسیم کا انتظام اہتمام سے نہ کیا جائے گا یہ سلسلہ اتنا کارآمد نہیں ہو سکتا۔ اور کس درد بھرے لہجے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔ کہ "اگر تو ہمیں یہ انتظار ہے کہ لوگ ہمارا لٹریچر خریدیں تو پھر کتابوں کو صندوقوں میں بند کر کے ہمیں موت کا انتظار کرنا چاہیئے"۔

احباب کو یہ شکایت تھی۔ کہ ہماری طرف سے اشاعت کا انتظام نہیں ہوتا ان کی اس شکایت کے دور کرنے کے لئے نظارت دعوۃ و تبلیغ ایک عرصہ سے عملاً کوشش کر رہی ہے۔ اور اب جبکہ ایک طرف تو ماہواری سلسلہ نشر و اشاعت کی طرح بھی پڑ چکی ہے۔ اور دوسری طرف تالیف و تصنیف نے بھی قیمتیں بہت کم کر دی ہیں۔ یہاں تک کہ اٹھارہ روپے انگریزی سیٹ کی قیمت صرف پانچ روپے اور اردو سیٹ کی قیمت آٹھ روپے سے اڑھائی روپے تک گرا دی ہے۔ اور شدید مخالفانہ لٹریچر کے پیش نظر حقائق احمدیہ کے نشر و اشاعت کی ضرورت بھی شدت سے محسوس کی جا رہی ہے۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ اہل دل اور اہل استطاعت مرکزی کارکنوں کے ساتھ پورا پورا تعاون نہ کریں۔ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہونچاؤنگا" یہ خدا تعالےٰ کی آواز ہے۔ اور کیا ہی خوش قسمت وہ انسان ہے۔ جو اس "میں" کا مظہر بنے۔ انجان دنیا کا ہر فرد اس "میں" کی آواز کو مدہم اور نیست و نابود کرنے پر تلا ہوا ہے۔ اور آج بھی وہ گھڑی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد اس "میں" کا مظہر بن کر مخالفانہ جدوجہد کو ملیا میٹ کر کے ثابت کر دے۔ کہ یہ خدا کی آواز ہے۔ اور جماعت احمدیہ وہ جماعت ہے۔ جو اس آسمانی آواز کی مظہر ہے۔ اور جو خدا تعالےٰ کی قدرت کاملہ کے طفیل نیست سے ہست ہوئی۔ اور خدائی قدرت کے ساتھ ظاہر ہوئی ہے۔

اس کے لئے کسی بڑی قربانی کی ضرورت نہیں۔ مال اور وقت کی تھوڑی سی قربانی اور استقلال کی ضرورت ہے جو اس عظیم الشان پیشگوئی کو آسانی سے پورا کر سکتا ہے۔ ہر انسان کی چھوٹی چھوٹی ضرورتیں ہوتی ہیں۔ جن میں تھوڑا تھوڑا کر کے بہت سا مال خرچ ہو جاتا ہے۔ اور انسان کی بہت سی ایسی گھڑیاں ہوتی ہیں جبکہ اس کی عمر کا بہت بڑا حصہ یونہی گپوں اور فضول باتوں میں رائیگاں چلا جاتا ہے اگر ان دونوں میں ذرا تصرف کیا جائے۔ تو انہیں بجائے فانی دنیا کے دھندوں میں ضائع کرنے کے حیات جاودانی کی کیاریوں کی طرف پھیرا اور مفید طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ وکاین من آیۃ فی السموات والارض یمرون علیھا وھم عنھا معرضون۔

گوجرانوالہ میں "مولوی ثناء اللہ کے ساتھ

آخری فیصلہ" پر کامیاب مناظرہ

۱۹ر جون کو محمدیہ ینگ مین انجمن نے محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری کو گوجرانوالہ بلایا۔ تاکہ احمدیت کے خلاف لیکچر دے۔ عبد اللہ صاحب کے متعلق یہاں کے اکثر غیر احمدیوں کو یہ وہم تھا۔ کہ اس کے اعتراضات کے جواب احمدیوں کے بڑے بڑے مبلغ بھی نہیں دے سکتے۔ مگر قدرت کو یہ منظور تھا۔ کہ حق و باطل میں تمیز ہو جائے۔ وزیر آباد کے جلسے سے آتے ہوئے جناب مولوی ابو العطاء صاحب کو ہم نے گوجرانوالہ میں اتار لیا۔ ادھر سکرٹری محمدیہ ینگ مین سے مناظرہ کی شرائط طے کر لیں۔ ان کی اپنی خواہش پر قرار یہ پایا۔ کہ "ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ" پر ایک محفوظ مکان میں مساوی آدمیوں کی تعداد میں پرائیویٹ طور پر دو گھنٹے مناظرہ ہو۔ جسے منظور کر لیا گیا۔ آخر ۲۰ جون کی صبح کو ساڑھے چھ بجے مناظرہ شروع ہوا۔ اگرچہ ہر دو فریق کی طرف سے تیس تیس آدمی شریک ہو سکتے تھے۔ لیکن غیر احمدیوں نے اپنے آدمی زیادہ تعداد میں داخل کر لئے۔

مولوی صاحب موصوف نے مضبوط دلائل سے ثابت کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا دعائے مباہلہ تھی۔ جس کے لئے مولوی ثناء اللہ صاحب کی منظوری کی ضرورت تھی۔ لیکن مولوی ثناء اللہ نے لکھا۔ یہ طریق مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اسے منظور کر سکتا ہے۔ پس چونکہ وہ مقابل پر نہ آئے۔ اور اپنے مقرر کردہ معیار کے مطابق۔ کہ خدا جھوٹے اور مفتری کو لمبی عمر دیتا ہے۔ زندہ رہے اور مفتری بنے اور رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مسیلمہ کذاب کا زندہ رہنا مثال کے طور پر بیان کر کے خود مسیلمہ کذاب بنے۔

عبد اللہ صاحب بجائے اس کے کہ ان دلائل کا جواب دیتے۔ ادھر ادھر کے حوالے بے محل و بے موقعہ پڑھتے رہے اور ساتھ نہایت لغو عشقیہ اشعار بھی سناتے رہے۔ علاوہ ازیں بداخلاقی کا مظاہرہ بھی جاری رکھا۔ صاحب صدر نے (جو ایک معزز غیر احمدی تھے) بار بار روکا۔ مگر عبد اللہ صاحب عادت سے مجبور تھے۔ آخری دم تک شرافت کی مٹی پلید کرتے رہے۔ ان کی اس حرکت کو مجلس کے شریف لوگوں نے بھی محسوس کیا۔ بدحواسی کا یہ عالم تھا۔ کہ کبھی کہتے یہ مرزا صاحب کی یکطرفہ دعا تھی۔ اور اس دعا پر مولوی ثناء اللہ صاحب نے گورنمنٹ کو توجہ دلائی۔ جب دریافت کیا گیا۔ کہ یہ محض دعا ہی تھی۔ تو حکومت کو توجہ دلانے کی غرض؟ تو فوراً کہہ دیا کہ یہ مولوی صاحب کی موت کی پیشگوئی تھی اور جب کہا گیا کہ اگر یہ موت کی پیشگوئی تھی تو مولوی ثناء اللہ نے کیوں لکھا تھا۔ کہ یہ پیشگوئی نہیں ہے۔ تو ارشاد فرمایا یہ تو محض دھوکا تھا۔ نہ یہ دعا تھی نہ پیشگوئی اور پھر کہنے لگے۔ مولوی ثناء اللہ اپنے لئے موت کی تمنا کیوں کرتے۔ وہ تو پکے مومن تھے۔ موت کی تمنا تو کاذب کیا کرتے ہیں۔ اس جہالت پر علمائے اہلحدیث جو موجود تھے۔ وہ بھی چونکنے ہو گئے۔ جبکہ جناب مولوی ابو العطاء صاحب نے قرآن پاک کی آیت ولا یتمنونہ ابداً بما قدمت ایدیھم پڑھ کر فرمایا۔ خدا تو فرماتا ہے کافر موت کی تمنا ہرگز نہیں کرتے۔ آپ کی مانیں یا قرآن مجید کی۔ مگر مولوی عبد اللہ صاحب معمار کو قرآن دانی سے کیا تعلق۔ آیات قرآنی غلط پڑھ پڑھ کر غلط مفہوم پیش کرتے رہے۔ اگرچہ اہلحدیث کے بڑے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب بار بار لقمے دیتے رہے۔ لیکن ریت کی دیوار کو کب تک قائم رکھا جا سکتا ہے۔

دوران مناظرہ میں ہمارے مولوی صاحب نے بیان فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ کہ ہر جھوٹا سچے نبی کی زندگی میں نہیں مرتا۔ بلکہ جو مفتری مباہلہ میں سچے نبی کے مقابل پر آتا ہے۔ وہ ضرور مر جاتا ہے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ حوالہ پڑھنا شروع کیا۔ تو درمیان میں ہی عبد اللہ صاحب نے شور مچا دیا۔ کہ یہ الفاظ ہی نہیں۔ غلط پڑھ رہے ہیں۔ جو کچھ پڑھ رہے ہیں لکھا ہوا نہیں۔ یہاں تک تعلی کی۔ کہ میں ۱۰ روپے انعام دوں گا۔ اگر یہ حوالہ اسی طرح ہو۔ جس طرح پڑھا جا رہا ہے۔ آخر دس روپے صاحب صدر کے پاس جمع کرائے۔ اور مولوی صاحب نے دکھا دیا۔ کہ حوالہ لفظ بلفظ ٹھیک ہے۔ اس پر عبد اللہ صاحب چکرائے۔

مولوی صاحب نے یہ بھی واضح فرمایا۔ کہ ہمیں دیکھنا چاہیئے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں اس دعا کو کیا سمجھتے رہے۔ ہم مدت سے مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ وہ قسم کھا کر بیان دیں۔ لیکن وہ اس طرف نہیں آتے جس کا صاف یہ مطلب ہے کہ مولوی صاحب خود بھی اسے دعائے مباہلہ ہی سمجھتے رہے ہیں۔ اور اسی لئے انہوں نے کہا۔ کہ مجھے یہ منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اسے منظور کر سکتا ہے۔

جب مناظرہ ختم ہوا۔ تو سلیم الطبع لوگوں پر اتنا گہرا اثر چھوڑ گیا۔ کہ مخالفین نے بھی جناب مولوی ابو العطاء صاحب کی شرافت۔ علمیت۔ سنجیدگی اور وسیع حوصلگی کا اعتراف کیا۔ اور آپ کے طرز کلام پر خوشی کا اظہار کیا۔ برخلاف اس کے عبد اللہ صاحب کی سوقیانہ حرکات اور لغو اشعار اور درشت کلامی کو ان کے اپنے آدمیوں نے بھی ناپسند کیا۔ بہر حال میں سکرٹری محمدیہ ینگ مین اور منتظمین جلسہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے اچھے طریق سے انتظام کیا۔ اور جلسہ میں کوئی بدنظمی اور بدمزگی پیدا نہ ہونے دی۔ میں ان سے توقع رکھتا ہوں بلکہ پُرزور خواہش کرتا ہوں۔ کہ وہ آئندہ بھی اس قسم کی پرائیویٹ مجالس قائم کر کے تبادلۂ خیالات کا سلسلہ جاری رکھیں کیونکہ پبلک مناظروں میں عوام کی شور و شر کی وجہ سے مذہبی مباحثوں کا مفید نتیجہ نہیں نکل سکتا۔

محمد شفیع اسلم نائب مہتمم تبلیغ ضلع گوجرانوالہ

معاونین "الفضل" کیلئے درخواست دعا

مولوی فضل الدین صاحب اوورسیر رزمک نے نمائندہ الفضل کے وہاں پہونچنے پر بہت مدد کی اور ایک خریدار کی قیمت اپنے پاس سے ادا کر کے اخبار جاری کرایا۔

مکرم خواجہ عبید اللہ صاحب۔ ایس۔ ڈی۔ او نے ایک غیر احمدی کے نام اخبار جاری کرنے کیلئے مبلغ ۱۰ روپے عنایت فرمائے۔

مکرم ملک محمود خاں صاحب معمار متصل مردان نے بھی نمائندہ الفضل کے وہاں پہونچنے پر مبلغ ۵ روپے کسی کے نام اخبار جاری کرنے کے لئے عطا فرمائے ہیں۔

محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ بنت سیٹھ محمد غوث صاحب نے مبلغ ۱۵/۱۲ روپے اعانت فنڈ میں بھجوائے ہیں۔ تاکسی مستحق کے نام روزانہ اخبار اور رسالہ جاری کیا جائے۔

مکرم محمد حسین صاحب نشیل گارڈن ریبری کلکتہ نے مبلغ ۶ روپے ایک صاحب کے نام ان کی درخواست پر اخبار جاری کرنے کے لئے ارسال فرمائے ہیں۔ احباب ان سب دوستوں کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا کرے۔ دوسرے احباب کو بھی اس امر میں اپنا حصہ لینا چاہیئے۔ (منیجر)

خریداران الفضل جن کے نام وی پی ہونگے

۷ر جولائی کو وی پی ڈاکخانہ میں دیدیئے جائینگے

حسب ذیل خریداران الفضل کے نام جن کا چندہ ۱۶ر جون لغایت ۱۵ر جولائی ۱۹۳۶ء کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ۸ر جولائی ۱۹۳۶ء کا پرچہ وی پی ہو گا۔ ان میں جو اصحاب ضمیمہ درس کے خریدار ہیں۔ ان کے وی پی کی رقم میں درس کی قیمت ششماہی از اپریل تا ستمبر ۱۲ آنے بھی شامل ہوگی۔ اگر کوئی دوست بوجہ مجبوری فی الحال وی پی نہ لے سکتے ہوں۔ یا قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیج کر وی پی کے زائد خرچ سے بچنا چاہتے ہوں۔ تو انہیں چاہیئے۔ کہ ۶ر جولائی سے قبل رقم دفتر میں پہنچا دیں۔ ورنہ ۷ر جولائی کو وی پی ڈاکخانہ میں دیدیئے جائیں گے۔ ۶ر جولائی کو وصول شدہ رقم یا اطلاع وی پی کو روک نہیں سکے گی۔ جو دوست وی پی وصول نہ کریں گے۔ ان کا پرچہ دفتر کے قواعد کے مطابق روک دینا پڑے گا۔

مینیجر

نمبر خریداری	نام
۴۴	برکت علی صاحب
۶۱	چوہدری غلام احمد صاحب
۲۵۵	منشی عنایت علی صاحب
۳۶۵	منشی حامد حسین صاحب
۸۰۲	بابو ظہور الحسن صاحب
۳۴۵	محمد اشفاق صاحب
۱۰۴۰	غلام حسین صاحب
۱۳۲۶	محمد رفیع صاحب
۱۵۶۹	محمد شریف صاحب
۱۷۳۱	عباس علی شاہ صاحب
۱۷۸۸	سید محمد طفیل صاحب
۱۸۳۸	منشی بلند خان صاحب
۱۸۹۲	محمد حسین صاحب
۲۲۰۶	میر حسن صاحب
۲۳۴۹	نصیر احمد صاحب
۲۶۳۲	وزیر علی صاحب
۲۷۸۸	چوہدری فضل احمد صاحب
۵۳۰۶	عبد اللطیف صاحب
۶۲۴۶	خیر الدین صاحب
۵۴۸۰	محمد عبد اللہ صاحب
۵۸۴۹	چوہدری علی بخش صاحب
۶۳۲۰	سید غلام حسین صاحب
۶۳۸۴	شیخ محمد صدیق صاحب
۶۷۳۶	خدا بخش صاحب
۷۲۲۳	سید مرتضیٰ رضا صاحب
۷۳۵۵	بابو خورشید احمد صاحب
۷۳۵۶	بابو محمد اکبر صاحب
۷۶۸۷	چوہدری فیروز الدین صاحب
۸۱۵۶	غلام رسول صاحب
۸۲۶۱	میاں مدد علی صاحب
۸۷۹۱	محمد عباس صاحب
۸۸۲۴	احمدیہ لائبریری
۹۱۷۱	ایم آئی ایس عبد القادر صاحب
۲۱۳	محمد عثمان صاحب
۲۷۵	چوہدری غلام احمد صاحب
۸۷۰	نیاز محمد صاحب
۸۴۳۴	الطاف حسین صاحب
۴۰۱۲	فضل الٰہی صاحب
۴۳۳۱	سومبر خان
۴۷۱۰	غلام نبی صاحب
۸۸۵۴	ڈاکٹر عبد الکریم صاحب
۴۲۱۵	اعراف اللہ صاحب
۵۴۶۴	ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب
۵۶۱۳	ملاں کرم الٰہی صاحب
۵۶۸۲	عبد الشکور صاحب
۶۰۲۲	رسالدار حاکم علی صاحب
۸۱۸۶	جمعدار احمد خان صاحب
۱۰۵۱	محمد بریل صاحب
۲۶۷۵	ڈاکٹر محمد شفیع صاحب
۹۵۹۴	سردار شاہ صاحب
۶۷۸۶	عبد الرحیم صاحب
۶۹۱۱	عبد الکریم صاحب
۷۱۲۱	محمد حسین خان صاحب
۷۱۳۲	رشید احمد خان صاحب
۱۷۵۰	عنایت اللہ صاحب
۱۷۵۴	خلیفہ عبد الرحیم صاحب
۱۷۸۳	کریم بخش صاحب
۱۷۸۸	عبد العزیز صاحب
۷۳۷۴	چوہدری شاہ محمد صاحب
۷۵۴۶	محمد شاہ صاحب
۷۷۸۸	فضل الدین صاحب
۷۹۳۸	عبد المجید صاحب
۷۹۴۶	محمد اکرم صاحب
۷۹۷۵	مولوی محمد عبد اللہ صاحب
۸۲۶۲	محمد عبد الحق صاحب
۸۳۱۹	محمد شفیع صاحب
۸۳۷۰	عبد الرزاق صاحب
۸۵۳۳	نصر اللہ خان صاحب
۵۵۵۷	برکت علی صاحب
۴۱۲۴	حکیم محمد قاسم صاحب
۱۷۷	ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب
۱۸۱	غلام حیدر صاحب
۲۰۳	ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب
۶۵۹۴	سردار شاہ صاحب
۶۱۱۳	منشی جھنڈے خان صاحب
۲۵۸۲	چوہدری نعمت خان صاحب
۹۲۸۷	غلام احمد صاحب
۸۹۹۶	سید محبوب عالم صاحب
۹۰۶۱	محمد ابراہیم صاحب
۲۸۶	مولوی غلام علی صاحب
۵۰۹	شیخ محمد حسین خان صاحب
۶۲۰	خانصاحب غلام محی الدین صاحب
۷۰۴	جناب مولا بخش صاحب
۸۲۰	محمد ایوب خان صاحب
۹۷۹	خوشی محمد صاحب
۹۲۴	چوہدری محمد حیات صاحب
۱۴۱۷	جان محمد صاحب
۱۳۲۲	میر سکندر علی صاحب
۲۳۷۶	عبد الرشید صاحب
۲۵۰۸	مولوی نظام الدین صاحب
۶۳۰۱	حمید احمد صاحب
۶۳۰۴	شیخ محمد حسین صاحب
۶۲۱۱	عبد القیوم صاحب
۵۸۲۴	سعد اللہ صاحب
۶۳۲۱	محمد عالم صاحب
۶۴۲۶	غلام محمد صاحب
۶۷۶۷	بابو احمد اللہ صاحب
۷۲۳۳	نور احمد خان صاحب
۷۲۴۵	منشی رحیم الدین صاحب
۷۴۱۱	شیخ علی گوہر صاحب
۷۵۵۸	ملک حسن محمد صاحب
۷۸۴۰	پیر عبد العلی صاحب
۸۴۸۶	تبارک حسین صاحب
۸۰۳۶	نصیر احمد خان صاحب
۸۳۱۲	شیخ رحیم بخش صاحب
۸۴۴۲	مینیجر احمدیہ فرنیچر سٹور
۸۴۵۸	سید مقصود علی صاحب
۸۷۳۰	صلاح الدین صاحب
۸۷۴۵	ایم ظفر الحق صاحب
۸۸۱۸	عبد الغنی صاحب
۸۸۴۵	عبد الرحیم صاحب
۸۸۷۰	محمد عبد اللہ صاحب
۸۸۸۱	غلام محمد صاحب
۹۱۰۵	ماسٹر دہانے خان صاحب
۹۲۰۲	سردار فیض اللہ خان صاحب
۹۲۱۴	ایم اے سبحان صاحب
۹۲۳۴	چوہدری پیر محمد صاحب
۹۲۸۴	محمود احمد شاہ صاحب
۹۳۰۸	خان ملک صاحب
۹۴۶۰	شیخ محمد حسین صاحب
۹۵۸۷	مولوی علی احمد صاحب
۹۶۸۷	ایم ایچ احمدی
۹۷۴۰	غلام قادر صاحب
۹۷۷۶	حکیم محمد عمر صاحب
۹۹۰۲	شیخ قمر الدین صاحب
۹۹۳۸	لعل محمد صاحب
۹۹۴۴	چوہدری خان صاحب
۹۹۶۰	چوہدری عبد الرحمن صاحب
۱۰۰۱۴	مولوی غلام حسین صاحب
۱۰۰۲۶	جمیل احمد صاحب
۱۰۰۶۰	حکیم محبوب الرحمن صاحب
۱۰۰۶۱	شاہ شکیل احمد صاحب
۹۱۲۶	شجاعت علی صاحب
۹۱۷۱	ایم ٹی عبد القادر صاحب
۹۲۳۷	حاجی بلادل صاحب
۹۲۴۰	سید زمان شاہ صاحب
۹۲۸۷	غلام احمد صاحب
۹۲۹۴	محمد اسمٰعیل صاحب
۹۳۱۶	غلام احمد صاحب
۹۶۰۱	اقبال الدین صاحب
۹۶۱۵	ڈاکٹر علی محمد صاحب
۹۶۷۶	میاں محمد الدین صاحب
۹۸۰۳	سید رسول شاہ صاحب
۹۸۱۳	سی این خان صاحب
۹۸۵۹	سلطان علی صاحب
۹۸۸۷	فضل احمد صاحب
۹۹۵۴	منشی برکت علی صاحب
۹۹۷۸	حکیم عبد الصمد صاحب
۱۰۰۴۳	ماسٹر نور محمد صاحب
۱۰۰۸۴	سید مقبول حسین صاحب
۱۰۰۹۰	چوہدری ایم اے خان صاحب
۱۰۱۲۵	چوہدری عبد اللہ خان صاحب
۱۰۲۰۱	مولوی احمد اللہ صاحب
۱۰۲۴۹	یعقوب خان صاحب
۱۰۳۸۵	سید محمد یوسف شاہ صاحب
۱۰۴۶۰	غلام جیلانی صاحب
۱۰۴۶۳	محمد ایوب صاحب
۱۰۴۷۳	میاں عبد الرحیم صاحب
۱۰۴۷۷	خدا بخش صاحب
۱۰۴۸۰	اللہ دتا صاحب
۱۰۴۹۴	سلیم اللہ صاحب
۱۰۵۳۸	ڈاکٹر عبد الحق صاحب
۱۰۶۶۸	علم الدین صاحب
۱۰۶۷۸	سید عبد الغفور صاحب
۱۰۶۹۳	خدا بخش صاحب
۱۰۶۹۴	شیخ محمد صدیق صاحب
۱۰۸۰۳	چوہدری محمد یعقوب صاحب
۱۰۸۰۴	دی احمدیہ گرلز سکول
۱۰۸۷۳	سید ولی محمد صاحب
۱۰۸۸۸	بابو رحمت اللہ صاحب
۱۰۸۸۹	عبد الکریم صاحب
۱۰۹۴۴	چوہدری برکت علی صاحب
۱۰۹۸۰	عبد الماجد صاحب
۱۰۰۶۷	ایس گلزار محمد صاحب
۱۰۰۷۵	ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب
۱۰۰۹۷	پیر محمد زمان شاہ صاحب
۱۰۲۸۹	غلام مولا خادم
۱۰۳۲۵	ڈاکٹر لال الدین صاحب
۱۰۳۲۹	طفیل احمد سراج
۱۰۴۱۸	ایم زیڈ دین
۱۰۵۲۴	بابو شاہ محمد صاحب
۱۰۵۴۴	محمد شریف صاحب
۱۰۶۰۳	صوفی نبی بخش صاحب
۱۰۶۷۹	چوہدری ظفر احمد خان صاحب
۱۰۶۸۶	کرامت اللہ صاحب
۱۰۶۸۹	سید ناظر حسین صاحب
۱۰۷۳۲	محمد شفیع صاحب
۱۰۷۶۴	چوہدری علی محمد صاحب
۱۰۷۸۵	سید مہدی حسن صاحب
۱۰۷۹۶	غلام رسول صاحب
۱۱۰۰۶	ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب
۱۱۱۲۴	پبلسٹی آفیسر
۱۱۱۳۷	محمد الطاف صاحب
۱۱۱۲۸	نعمت علی صاحب
۱۱۶۰۸	مرزا برکت علی صاحب
۱۱۰۱۱	عبد الحق صاحب
۱۱۰۳۷	منشی خادم حسین صاحب
۱۱۰۷۰	ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب
۱۱۰۷۵	مولوی رحمت اللہ صاحب
۱۱۰۸۳	فتح خان صاحب
۱۱۱۲۸	چوہدری نعمت علی صاحب
۱۱۱۴۷	چوہدری غلام محی الدین صاحب
۱۱۱۶۰	محمد احمد صاحب
۱۱۱۸۸	مستری فتح محمد صاحب
۱۱۱۸۵	چوہدری محمد عظیم صاحب
۱۱۱۹۲	چوہدری محمد علی خان صاحب
۱۱۲۰۰	سیکرٹری صاحب انصار اللہ
۱۱۲۱۶	اللہ بندہ صاحب
۱۱۲۲۱	بیگم صاحبہ سید اعجاز رسول صاحب
۱۱۲۳۲	چوہدری غلام محمد صاحب
۱۱۲۲۵	ایس اقبال حسین صاحب

۱۱۲۴۲ - چودہری سلطان علی صاحب
۱۱۲۵۰ - محمد عبد الجبار صاحب
۱۱۳۲۶ - مرزا مبارک بیگ صاحب
۱۱۴۰۸ - سید محمد صاحب
۱۱۴۱۸ - امۃ اللہ بیگم صاحبہ
۱۱۴۱۹ - حکیم دین محمد صاحب
۱۱۴۲۳ - سید گلاب شاہ صاحب
۱۱۵۲۰ - چودہری محمد خان صاحب
۱۱۵۷۹ - محمد بخش صاحب
۱۱۵۸۴ - اے۔ آر۔ ر المظفر صاحب
۱۱۶۰۴ - ملک شہزادہ صاحب
۱۱۶۰۵ - مولوی رحیم بخش صاحب
۱۱۶۰۶ - ایم رحمت علی صاحب
۱۱۶۱۴ - ارشاد احمد صاحب
۱۱۶۱۸ - ماسٹر سعد اللہ صاحب
۱۱۶۲۰ الف - منشی فیروز الدین صاحب
۱۱۶۲۰ ب - محمد حفیظ صاحب
۱۱۶۲۴ - عبد الحکیم صاحب
۱۱۶۲۶ - سراج الحق صاحب
۱۱۶۲۸ - سید ارتضیٰ علی صاحب
۱۱۶۲۹ - کرامت اللہ صاحب
۱۱۶۳۰ - محمد سعید صاحب
۱۱۶۳۱ - ڈاکٹر مالی شاہ صاحب
۱۱۶۳۲ - ڈاکٹر ایم نفیر صاحب
۱۱۶۳۹ - ڈاکٹر چودہری محمد طفیل صاحب
۱۱۶۴۱ - دلیر حسین صاحب
۱۱۶۴۲ - چودہری غلام رسول صاحب
۱۱۶۴۳ - قریشی محمد سعید شاہ صاحب
۱۱۶۶۳ - سید محمد شفیع صاحب
۱۱۶۶۴ - شاہ محمد صاحب
۱۱۶۶۵ - شیخ محمد شفیع صاحب
۱۱۶۶۶ - ڈاکٹر ایم۔ اے منصور صاحب
۱۱۶۶۷ - حکیم کریم بخش صاحب
۱۱۶۷۳ - خالدہ بیگم صاحبہ

(باقی)

بعدالت عالیہ ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور

مقدمہ دیوانی ابتدائی نمبر ۱ سنہ ۱۹۳۵ء

بمعاملہ انڈین کمپنیز ایکٹ نمبر ۷ سنہ ۱۹۱۳ء اور دی نیشنل موو ی ٹون لمیٹڈ لاہور

عرضی زیر دفعات ۱۶۲ (۵) اور (۶) ۱۶۳ (۲) اور (۳) اور ۱۶۶ انڈین کمپنیز ایکٹ منجانب میاں محمد اصغر خان مانگھرل آف کوچہ چابک سواراں گجرات حال بیڈن روڈ لاہور حصہ دار ملازم اور قرضخواہ کمپنی مذکور برائے اس کے کہ مذکورہ بالا کمپنی کے کاروبار کو بند کر دیا جائے۔ بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ مذکورہ بالا کمپنی کے کاروبار کو بند کرنے کے لئے میاں محمد اصغر قرضخواہ و حصہ دار کمپنی مذکور نے ایک عرضی ۲۲ نومبر سنہ ۱۹۳۵ء بعدالت ہذا میں پیش کی تھی۔ اور اس کے متعلق یہ ہدایت صادر ہوئی ہے۔ کہ اس کی سماعت ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۳۶ء کو ہو گی۔ اس لئے کمپنی مذکور کا کوئی قرضخواہ یا حصہ دار اگر زیر ایکٹ مذکورہ بالا اس کمپنی کے کاروبار کو بند کرنے کے حکم کے اصدار کی مخالفت کرنے کا خواہشمند ہو۔ تو اسے چاہیئے کہ اس مقصد کے لئے اصالتاً یا وکالتاً یا اپنے مختار مجاز کے ذریعہ بوقت سماعت حاضر ہو۔ مذکورہ کمپنی کے جس کسی قرضخواہ یا حصہ دار کو درخواست مذکورہ بالا کی نقل مطلوب ہو۔ وہ عدالت مذکورہ میں درخواست دے۔ اور اس کی اجرت داخل کرے۔ تو اس کو نقل مہیا کر دی جائے گی۔

بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت عالیہ ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور آج بتاریخ ۱۷ جون سنہ ۱۹۳۶ء کو جاری کیا گیا۔

(دستخط) جی۔ بی۔ سی ایونیٹ صاحب بہادر اسسٹنٹ رجسٹرار (مہر عدالت)

بعدالت جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے سب جج بہادر درجہ اول قصور

شنکر داس ولد جواہر مل قوم اروڑہ ساکن بازید پور تحصیل قصور

بنام

اکبر ولد عمر الدین قوم ڈوگر ساکن حال حسینی والہ تحصیل و ضلع فیروزپور

دعوےٰ ۲۰۰

۹۴۹

بنام اکبر ولد عمر الدین قوم ڈوگر ساکن حال حسینی والہ تحصیل و ضلع فیروزپور۔

مقدمہ مندرجہ عنوان میں اکبر مدعا علیہ کے نام کئی بار سمن جاری کئے گئے ہیں۔ لیکن اس کی تعمیل معمولی طریقہ پر ہونی مشکل ہے۔ لہذا اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی بنام اکبر مدعا علیہ جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر اکبر مدعا علیہ ۱۷ جولائی ۳۶ء کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ نہ کرے گا۔ تو اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔ ۲۲/۶/۳۶

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

اوٹاکمنڈ ۲۴ جون۔ حکومت مدراس نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ بے کاری کا جائزہ لینے کے لئے احاطہ مدراس میں جس قدر تعلیم یافتہ بے روزگار لوگ ہیں۔ ان کی فہرست تیار کرائی جائے۔

کوہاٹ ۲۴ جون۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ چھ قبائلی یہ کوشش کر رہے تھے کہ رائفلوں کی ایک کثیر تعداد کی برطانی ہند میں ناجائز طور پر درآمد کی جائے۔ پولیس کے اطلاع پانے پر ملزموں نے اپنی حفاظت کے لئے گولیاں چلانا شروع کر دیں۔ جن کا پولیس کی طرف سے بھی جواب دیا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ایک ملزم ہلاک اور ایک مجروح ہوا۔ اور باقی ماندہ فرار ہو گئے۔

برلن ۲۴ جون۔ سوئٹزرلینڈ کی حکومت نے شاہ نجاشی کو مطلع کیا ہے۔ کہ جونہی ۳۰ جون کو لیگ اسمبلی کا اجلاس ختم ہو۔ انہیں سوئٹزرلینڈ کو چھوڑ دینا چاہئیے۔

القدس ۲۴ جون۔ یہودیوں کی ایک بس پر جو حیفا سے کسی طرف جا رہی تھی۔ عربوں نے حملہ کر دیا۔ جس سے ایک یہودی ہلاک اور تین مجروح ہوئے۔ پولیس اور فوج حملہ آوروں کا تعاقب کر رہی ہے۔

لاہور ۲۴ جون۔ معلوم ہوا ہے مولانا سید حبیب مدیر سیاست پنجاب اسمبلی کے لئے راولپنڈی ڈویژن کے مسلم شہری حلقہ سے بطور امیدوار کھڑے ہونگے۔

کوروکشیتر ۲۴ جون۔ میلہ کوروکشیتر ختم ہو چکا ہے۔ معلوم ہوا ہے میلہ کے چیف افسران کو ضلع کرنال ہی میں لگایا جائے گا۔ مسٹر شری نگیش چیف آگزکٹو افسر میلہ کو ضلع کرنال کا ڈپٹی کمشنر مقرر کیا جائے گا۔

لنڈن ۲۴ جون۔ آج دار العوام میں میجر ایٹلی لیڈر مخالف پارٹی نے حکومت کے خلاف مذمت کی تحریک پیش کی۔ حکومت کے ارکان نے اٹلی اور حبشہ کے تنازعہ اور لیگ پر اس کے اثرات کے متعلق تمام امور کی از نو تشریح کی۔ میجر ایٹلی نے تحریک پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت برطانیہ نے عزم و ثبات اور مضبوط پالیسی کے فقدان کی وجہ سے انگلستان کے اثر و رسوخ کو کمزور کر دیا ہے۔ مجلس اقوام کو سخت زک پہنچائی ہے۔ اور امن عامہ کو خطرہ میں ڈال دیا ہے۔ اس نے ایوان کو اس پر اعتماد نہیں رہا۔ سر جان سائمن وزیر داخلہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ مجھے بھی افسوس ہے کہ لیگ کے اثر و رسوخ کو بے حد نقصان پہنچا ہے۔ لیکن معاہدہ انجمن اقوام کی شرائط سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ تعزیری احکام جنگ کے آغاز سے پیشتر نافذ نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ مسٹر ایڈن وزیر خارجہ ان افراد میں سے ہیں جنہوں نے تعزیری احکام کے نفاذ میں بڑی سرعت سے کام لیا ہے۔

لنڈن ۲۴ جون۔ حال ہی میں مسٹر نیول چیمبرلین نے لنڈن میں تقریر کرتے ہوئے ان لوگوں کے خیالات کو "دیوانگی" سے تشبیہہ دی تھی۔ جو یہ چاہتے ہیں۔ کہ اطالیہ کے خلاف تعزیری قیود جاری رکھی جائیں اطالیہ میں ایک تقریب کے سلسلہ میں اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے مسولینی نے کہا کہ اگر ان "دیوانوں" کو بر وقت ہوش نہ آگیا یا ان کی آواز نہ دبائی گئی۔ تو میں جانتا ہوں کہ اطالیہ کی فوجیں کیا کچھ کر سکتی ہیں۔

گوڑگاؤں ۲۴ جون۔ گوڑگاؤں کے قریب بارش کی وجہ سے ریلوے لائن کے بہ جانے سے دہلی اور الور اور دہلی اور نارنول کے درمیان آمد و رفت بند ہو گئی ہے۔

شملہ ۲۴ جون۔ بغداد سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ سر فیروز خان نون بخیریت بغداد پہنچ گئے ہیں۔

پیرس ۲۴ جون۔ معاملات زیر بحث کے بعد ایوان نے ۱۹۸ کے مقابلہ میں ۳۸۴ آراء سے حکومت پر اعتماد کی قرارداد منظور کی۔ قرارداد کے محرکین نے کہا۔ کہ ہمیں قیام امن اور اجتماعی تحفظ کے متعلق حکومت پر اعتماد ہے۔

لنڈن ۲۴ جون۔ مانٹریو کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ آج صبح ٹرکی اور روس کے نمائندوں کے درمیان خفیف اختلاف رائے تھا۔ روسی نمائندہ ایم لٹنوف نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ روس کے جنگی جہازوں کو بحر اسود سے آزادانہ آنے جانے کی اجازت دینا ضروری ہوگا۔ مندوب فرانس نے اس مطالبہ کی تائید کی اور کہا۔ کہ آبنائیں ان تمام ممالک کے لئے کھلی رہنی چاہئیں جو جمعیتہ اقوام کے دائرہ اثر میں معاہدات کے پابند ہوں۔ اور یہ واضح کیا گیا۔ کہ معاہدہ معاونت کی بنا پر فرانس کے لئے جنگی جہازوں سے روس کی مدد کرنا ممکن ہوگا۔

دہلی ۲۴ جون۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ دہلی کلاتھ مل کے اندر ایک دیسی ساخت کا پستول ایک بم نما چیز اور سرمایہ داروں کے خلاف چند انقلابی اشتہار برآمد ہوئے۔ کارخانہ کے مینیجر نے عند الملاقات بیان کیا۔ کہ دہلی کلاتھ مل میں ہندوستان کے تمام کارخانہ ہائے پارچہ بافی کی نسبت زیادہ اجرتیں دی جاتی ہیں لیکن چند روز سے بعض کمیونسٹ کارخانہ میں آگئے ہیں۔ اور مزدوروں کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

امرتسر ۲۴ جون۔ آج امرتسر کے ایک ہندو رئیس نے کاروبار میں خسارہ واقع ہو جانے کے باعث ریلوے لائن پر گاڑی کے نیچے سر دے کر خودکشی کر لی۔

کلکتہ ۲۴ جون۔ علاقہ تھانہ مٹیابرج میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔ اور تمام جلسوں اور مظاہروں کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ مزدور لیڈروں اور کارکنوں کی پارٹی پر جو مظاہرہ کرنا چاہتی تھی۔ امتناعی نوٹس کی تعمیل کرائی گئی۔

ٹوکیو ۲۴ جون۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ شمالی چین میں جاپانی اور چینی افواج میں جنگ شروع ہو گئی ہے۔ دونوں طرف سے گولہ باری ہو رہی ہے۔ جس سے بہت سے آدمی ہلاک اور زخمی ہو چکے ہیں۔

شملہ ۲۴ جون۔ گورنمنٹ ہند نے ٹیرف بورڈ کی سفارشات منظور کر لی ہیں۔ ان سفارشات کی رو سے برطانوی روئی کے کپڑے پر محصول درآمد ۲۵ فیصدی کی بجائے ۲۰ فیصدی کر دیا گیا ہے۔ رنگدار کپڑوں پر محصول بیس فیصدی کم کر دیا گیا ہے۔ برطانوی کپڑے پر محصول درآمد کی اس تخفیف سے ہندوستانی کارخانہ داروں میں بے چینی پھیل گئی ہے۔

راولپنڈی ۲۴ جون۔ مقامی پولیس نے مقامی سوشلسٹ پارٹی کے دفتر اور سیکرٹری کے گھر پر چھاپہ مارا اور دو گھنٹہ تک تلاشی لیتی رہی۔ یہ خانہ تلاشیاں اشتہار "لال ڈھنڈورہ" کے سلسلہ میں کی گئیں۔

لاہور ۲۴ جون۔ فسادات شہید گنج کے ایام میں سیالکوٹ کے ایک مسلمان نوجوان کو قتل کرنے کے الزام میں عدالت سشن نے ایک ہندو مسمی روشن لال کو سزائے موت کا حکم دیا تھا۔ آج ہائیکورٹ سے بھی اس سزا کی تصدیق ہو گئی۔

کلکتہ ۲۴ جون۔ گذشتہ ہفتہ کی رات کے سوا نو اور ساڑھے نو بجے کے درمیان کلکتہ کے شمالی حصہ میں ایک بہت بڑا شہاب ثاقب گرتا ہوا دیکھا گیا۔ شہاب ثاقب کا رخ شمال مشرق کی جانب تھا۔ پہلے اس کی رفتار کم تھی۔ لیکن افق کے قریب اس کی رفتار میں اضافہ ہو گیا۔ کہا جاتا ہے کہ گرتے وقت اس سے ایک تیز روشنی خارج ہوئی تھی۔ جس سے تمام آسمان روشن ہو گیا تھا

لاہور ۲۴ جون۔ مجلس اتحاد ملت اور احرار میں آئندہ انتخابات کے سلسلہ میں گفت و شنید ہو رہی ہے۔ لیکن ابھی تک کوئی تصفیہ نہیں ہوا۔ کیونکہ احراری شہید گنج ایجی ٹیشن میں شامل ہونے کو تیار نہیں

لنڈن ۲۴ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ شاہ ہیل سلاسی جنیوا جا کر اپنے ملک کی طرف سے لیگ اسمبلی میں تقریر کریں گے۔ اور غالباً یہ دلیل پیش کی جائے گی۔ کہ حبشہ ابھی ایک آزاد ملک ہے۔ اور منظم مقابلہ ابھی تک ختم نہیں ہوا۔

لنڈن ۲۴ جون۔ دار العوام میں مخالف پارٹی کے لیڈر میجر ایٹلی کی گورنمنٹ پر عدم اعتماد کی تحریک ۳۸۴ آراء کی مخالفت اور ۱۷۰ کی موافقت سے گر گئی۔

امرتسر ۲۴ جون۔ گیہوں حاضر ۴ روپے ۲ آنے ۶ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے سونا دیسی ۳۵ روپے ۴ آنے۔ چاندی دیسی ۴۹ روپے ۴ آنے ہے۔

الہ آباد ۲۴ جون۔ بھارت بوٹ ہاؤس میں آگ لگ جانے سے بارہ ہزار روپے کا نقصان ہو گیا۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی